عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۱ | ۲۹ جمادی الثانی تا ۵ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۵

ابوبکر خدا بخش تھوکہ قادیانی کی ریٹائرمنٹ

# اُمت میں رائج مُہلک مُنکرات

ایک جائزہ

حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات اور موجودہ عیسائیت

صدیق اکبرؓ اقوال علم و حکمت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

## ہر مسلمان کو با اخلاق ہونا چاہئے

س:...... ایک شخص نمازی ہے اور پرہیز گار ہے، مگر اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں، لوگوں سے بہت بداخلاقی سے پیش آتا ہے جبکہ دوسرا شخص نمازی اور زیادہ نیک تو نہیں ہے، مگر وہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے، دونوں میں سے کس کا عمل زیادہ اچھا ہے؟ جبکہ عام لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ: ”نماز، روزے سے کیا ہوتا ہے؟ اصل میں انسان کا اخلاق اچھا ہونا چاہئے، کیا یہ بات صحیح ہے؟“

ج:...... فرائض، واجبات نماز، روزہ کی پابندی جتنی ضروری ہے، عمدہ اخلاق سے پیش آنا بھی اتنا ہی ضروری ہے، کیونکہ یہ اسلام کی تعلیمات میں سے ہے اور ایک اچھے مسلمان کو عمدہ اور اچھے اخلاق والا ہی ہونا چاہئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا کرنا ضروری ہیں اور دونوں ہی عبادات کے زمرے میں شامل ہیں۔

اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں:

”آپ کی بات سمجھ سے بالا تر ہے، کیونکہ عبادات کی تو تاثیر یہ ہے کہ وہ انسان کو مہذب بنادے، اس کا دل نرم کردے، اس کے اخلاق کو اچھا بنادے اس کے تکبر کو ختم کردے، کیونکہ نماز کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بے حیائی اور فواحش سے روکتی ہے، پھر جب انسان نماز میں تواضع سے سر جھکاتا ہے تو تکبر ختم ہوجاتا ہے، ہر وقت وہ نماز میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ مجھے نیک لوگوں کے راستہ پر چلا اور نیک لوگوں کے اخلاق اچھے اور اعلیٰ ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ عبادت کا اثر ہی یہی ہے کہ اس کے اخلاق بھی اچھے ہوجائیں۔ اب اگر عبادت اس میں یہ تاثیر نہیں کرتی تو معلوم ہوا کہ اس کی عبادت میں کوئی نقص ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی عبادت کی اصلاح کرے، لیکن اس کو نماز، روزہ اور دیگر نیک کاموں کا اجر اپنی جگہ الگ ملے گا اور بداخلاقی کا گناہ اپنی جگہ الگ، اسی طرح با اخلاق شخص جو کہ نیک اعمال نہیں کرتا اور فرائض میں کوتاہی کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو فطرت سلیم اور صحیح طبیعت عطا کی ہے، مگر وہ اپنی غفلت اور کوتاہی اور شیطان کے بہکانے میں آکر اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہے تو اس کو ان فرائض میں کوتاہی کی سزا ضرور ملے گی، ان دونوں اشخاص کی آپس میں کوئی نسبت نہیں دونوں ہی صحیح راستہ پر نہیں، ایک نے ایک حصہ دین کا چھوڑ دیا اور دوسرے نے دوسرا دین کا حصہ چھوڑ دیا، اس لئے دونوں ناقص ہیں۔“ واللہ اعلم بالصواب۔

# ہفت روزہ ختم نبوة

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ ۲۹؍جمادی الثانی ۵؍رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷؍فروری ۲۰۲۲ء شمارہ:۵



**سرپرست**

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

**مدیر اعلیٰ**

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

**نائب مدیر اعلیٰ**

مولانا محمد اکرم طوفانی

**مدیر**

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

**معاون مدیر**

عبداللطیف طاہر

**قانونی مشیر**

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

**سرکولیشن منیجر**

محمد انور رانا

**تزئین وآرائش:**

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان


## اس شمارے میں!


| | | |
|---|---|---|
| ابوبکر خدا بخش تھوکہ کی ریٹائرمنٹ | ۴ | حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ |
| عاشق رسول ﷺ کا جنازہ...روح پرور مناظر | ۱۱ | مولانا قاضی احسان احمد |
| صدیق اکبرؓ کے اقوال علم وحکمت | ۱۳ | حافظ محمد سعید لدھیانوی |
| امت میں رائج مہلک منکرات....ایک جائزہ | ۱۵ | مولانا محمد اسجد قاسمی |
| طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں (۲) | ۲۰ | حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ |
| حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات....... | ۲۲ | مولانا محمد قیصر قاسمی |
| خوش نصیب باپ کا خوش نصیب بیٹا | ۲۴ | مولانا محمد اسرائیل گڑنگی |
| تبصرۂ کتب | ۲۷ | مولانا محمد قاسم |



**بنیاد**

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ



**زرتعاون**

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۱۰۰ڈالر یورپ، افریقہ:۸۰ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۷۰ڈالر
فی شمارہ ۱۵روپے، ششماہی:۳۵۰روپے، سالانہ:۷۰۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.



رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
*Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)*
*Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi*
*Ph:32780337, Fax:32780340*

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
*Ph:061-4783486*

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199


ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

# ابوبکر خدا بخش نتھوکہ قادیانی کی ریٹائرمنٹ

## خس کم جہاں پاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ضلع بھکر تحصیل دریا خاں چک نمبر ۴۹ میں نتھوکہ برادری کے تین بھائی تھے۔ایک کا نام قادر بخش تھا، دوسرے کا نام معلوم نہیں، تیسرے کا نام خدا بخش نتھوکہ تھا۔ یہ محکمہ مال میں گرداور تھا۔ دوران ملازمت قادیانیت کی لعنت اسے چمٹ گئی۔ باقی دونوں بھائی نہ صرف اسلام پر قائم رہے بلکہ وہ اوران کی اولاد نے اس کے قادیانی ہوجانے پر اس سے اپنے تعلقات میں سرگرمی دکھانی بند کردی۔اس مرتد خدا بخش نتھوکہ قادیانی کے تین پوت تھے۔تینوں سکہ بند ملعون ومردود قسم کے جنونی قادیانی تھے اور قادیانی ہونے کے ناتے اسلام سے متعلق سوچنے پر ایسی ان کی کھوپڑی میں بجائے مثبت سوچ کے ’’توڑی‘‘ بھر گئی کہ اسلام دشمنی اور قادیانیت پرستی گویا ان کی گھٹی شمار ہونے لگی۔ایک بیٹا ریٹائرڈ بریگیڈیئر مبارک قادیانی تھا جو لاہور میں آنجہانی ہوا اور قادیانیوں نے ہی اسے مرگھٹ سپرد کیا۔ دوسرا بیٹا ریٹائرڈ میجر منور ہے جو چوک کمہاراں ملتان کے قریب ایک اسکول چلاتا ہے۔ یہ اس وقت قادیانی جماعت ملتان کا چیف گرو، لاٹ پادری ونفس امّارہ ہے۔

تیسرے بیٹے کا نام ابوبکر خدا بخش نتھوکہ قادیانی ہے جو خوشاب، شیخوپورہ، قصور، لاہور، ساہی وال، پولیس وآئی جی کے مختلف عہدوں پر رہا۔ایک بار اس کو آئی بی کا ڈائریکٹر جنرل بنایا جارہا تھا، تب مجلس تحفظ ختم نبوت نے صدا بلند کی۔حق تعالیٰ نے کرم کا معاملہ فرمایا اور مملکت خداداد پاکستان اس کے شر سے محفوظ رہی۔ جب یہ شخص خوشاب میں تھا، تب یہ ملعون قادیان کے کافرانہ عقائد کی پٹاری کندھوں پر اٹھا کر گاؤں، گاؤں، قصبہ، قصبہ اور قریہ قریہ پھرا۔ جناب میاں شہباز شریف کا ہم درس بتایا جاتا ہے۔ جب یہ خوشاب میں پولیس آفیسر تھا تب مسلم لیگ کے ممبران صوبائی وقومی اسمبلی نے میاں شہباز شریف سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے اس کے وکیل صفائی کا کردار ادا کرتے ہوئے کہا کہ تم نے اس سے کام کرانے ہیں اس کے پیچھے نماز تھوڑی پڑھنی ہے۔ یہ کہہ کر میاں شہباز صاحب نے اپنے لیگی ممبران اسمبلی کو ٹکا سا جواب دیا۔

قدرت کی لاٹھی بے آواز ہے۔اب اسی شخص کے ایف آئی اے میں آنے کے بعد میاں برادران کے خلاف کئی انکوائریاں اس سے کرائی گئیں۔ عین قادیانی فطرت کے مطابق پہلے یہ لیگی حکومت کی ناک کا بال تھا، اب ان کے خلاف عمران حکومت کا نفس ناطقہ ہوگیا۔ پھر وزیراعظم کے احتساب کے وفاقی مشیر شہزاد اکبر کے گٹھ جوڑ نے رنگ دکھایا تو ابوبکر خدا بخش نتھوکہ کی ’’پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں‘‘ والا معاملہ ہوگیا۔شہزاد اکبر پر قادیانی ہونے کا الزام لگا لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسے کبھی قادیانی نہیں کہا کہ ہمارے پاس اس کا ثبوت نہیں۔ہم نے یہ موقف ضرور اختیار کیا کہ جس پر یہ الزام

لگے ان کا فرض ہے کہ وہ صفائی دے۔ پھر آگے چل کر جناب حافظ محمد طاہر اشرفی صاحب نے اس کی صفائی دی تو ہم نے اس معاملہ سے پہلے کی طرح لاتعلقی اختیار کرلی۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ جب شہزاد اکبر پر تحریک انصاف کے ممبر صوبائی اسمبلی جناب نذیر احمد چوہان نے قادیانی ہونے کا الزام لگایا تو ان پر ایف آئی اے کے تحت پرچہ درج ہوا۔ ان پر تشدد ہوا، ہسپتال داخل ہوئے اور پھر انہوں نے اپنا بیان واپس لے لیا۔ یاد رہے کہ ایف آئی اے کے ایڈیشنل ڈی جی یہی ابوبکر خدابخش تھوکہ جنونی قادیانی تھے۔ اس واقعہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شہزاد اکبر اور ابوبکر خدابخش قادیانی کی آپس میں کس طرح گاڑھی چھنتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے ۲۳؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو فون پر ارشاد فرمایا کہ ابوبکر خدابخش تھوکہ قادیانی کی ۶؍جنوری ۲۰۲۲ء کو مدت ملازمت پوری ہورہی ہے اور اطلاع یہ ہے کہ اس کو نئے اگریمنٹ کے تحت ایڈوائزر ایف آئی اے مقرر کیا جارہا ہے، توسیع دی نہیں جاسکتی کہ عدالت نے پابندی لگارکھی ہے۔ چوردروازہ سے دوبارہ اسے مسلط کیا جارہا ہے۔ سمری کی تیاری شروع ہے اور یہ وزیراعظم کی منظوری وتوثیق سے ہوگا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ہائے منافقت کہ ریاست مدینہ کی مالا جپنے والے رحمت عالم ﷺ کے ایک سکہ بند دشمن قادیانی گروہ کے نفس امّارہ کو چوردروازہ سے نوازے جانے کی منصوبہ بندی ہورہی ہے۔

۲۴؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو فجر کی نماز کے بعد جناب وزیراعظم پاکستان کے نام کھلا خط تحریر کیا جو یہ ہے:

وزیراعظم پاکستان کے نام کھلا خط!

بخدمت جناب محمد عمران نیازی وزیراعظم پاکستان، اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی! ایک انتہائی اہم اور حساس مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ:

۱...... ایڈیشنل ڈی جی ایف آئی اے ابوبکر خدابخش تھوکہ سکہ بند قادیانی ہیں۔

۲...... اس کے جنونی قادیانی ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ ضلع خوشاب میں اپنی زمینوں پر قادیانیوں کے ضلعی وڈویژنل مذہبی اجتماع منعقد کراتا رہا ہے، جب کہ ضلعی انتظامیہ بوجہ قانون کی پاسداری کے قادیانیوں کو مسلمانوں میں جلسہ عام کے ذریعہ تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دیتی تو علی الاعلان دھڑلے سے روڈہ ضلع خوشاب ایٹمی پاور پلانٹ کے قریب اپنی زمینوں پر قادیانیوں کو جلسہ کرنے کی سہولت دیتا رہا اور سرکاری ملازمت کے باوجود ان اجلاسوں کی صدارت کرتا رہا۔

۳...... اس کا ایک بھائی آج بھی قادیانی جماعت ملتان کا ہیڈ ہے، اس کی ریشہ دوانیاں اور قانون شکنی کرکے قادیانیت کی تبلیغ کرنا، مسلمانوں کو اشتعال دلانا اور لاءاینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے پر ایک زمانہ گواہ ہے۔

۴...... ابوبکر خدابخش تھوکہ نے اپنے زمانہ ملازمت کے دوران چن چن کر قادیانیوں کو بھرتی کیا، آج اس کا بھتیجا اور داماد وقاص تھوکہ قادیانی ایس ایس پی کے عہدہ پر ہے، اس نے سرکاری حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ایسے قادیانیت کو ترقی دی کہ مدتوں پولیس اور ایف آئی اے کا محکمہ قادیانیوں کی آماج گاہ بنا رہے گا۔

۵...... اب یہ شخص ۶؍جنوری ۲۰۲۲ء کو اپنی مدت ملازمت پوری کرکے ریٹائر ہورہا ہے، چونکہ عدالتی حکم سے سرکاری ملازمین کو توسیع دینے پر پابندی ہے۔ اس کے باوجود حکومت پاکستان میں چھپے قادیانی عناصر کی شہ پر ایف آئی اے کے ایڈوائزر کے طور پر اس کے ساتھ اگریمنٹ کیا جارہا ہے۔ اس کی فائل جناب وزیراعظم صاحب! آپ کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔

۶......عدالتی فیصلہ کو یکسر نظرانداز کر کے چور دروازے سے اس متعصب قادیانی کو دوبارہ سالہا سال کے لئے مسلمانوں کے سروں پر مسلط کرنے کا کھیل رچایا جارہا ہے۔

۷......جب تمام سرکاری ملازمین وافسران اس کے ہم پلّہ مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہوگئے تو اسے قادیانی ہونے کے ناتے دوبارہ خلاف قانون اور متعین راستوں سے ہٹ کر توسیع دینا جہاں وطن عزیز کے ساتھ زیادتی ہے، وہاں اسلامیان وطن کو بھی اذیت ناک صورت حال سے دوچار کیا جانا ہے۔آں جناب سے درخواست ہے کہ ہرگز ہرگز اسے دوبارہ ایگریمنٹ پرایڈوائزر نہ بنایا جائے اور بدترین قادیانیت نوازی کا دروازہ بند کیا جائے، ورنہ اسلامیان وطن کو اشتعال دلانے کے مترادف ہوگا، جو کسی طرح قابل برداشت نہ ہوگا۔

امید ہے کہ ان معروضات پر ٹھنڈے دل ودماغ سے غور فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشیں۔یاد رکھیں کہ پاکستان کے بہترین مفاد میں جس جذبہ صادق سے یہ درخواست کی گئی ہے، اسی جذبہ سے اس پر توجہ فرمائیں۔

اللہ وسایا ...... خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ...... ۲۴؍دسمبر ۲۰۲۱ء

یہ خط صدر مملکت، چاروں گورنروں، چاروں وزراء اعلیٰ، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اسپیکر، اسپیکر قومی اسمبلی، چیئرمین سینیٹ، چاروں چیف جسٹس صاحبان، وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی سیکرٹری داخلہ، ڈی جی ایف آئی اے۔ چاروں چیف سیکرٹریز، چاروں ہوم سیکرٹریز، چیف جسٹس آف پاکستان، چیف آف آرمی پاکستان، حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن، جناب سراج الحق، مولانا عطاء الرحمٰن سینیٹر، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا قاری محمد عثمان، مولانا حافظ حمداللہ، جناب مولانا اویس نورانی، صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر، جناب مولانا راشد محمود سومرو، مولانا انوارالحق حقانی، مفتی مولانا شہاب الدین پوپلزئی۔غرض کہ جو جو سمجھ میں آیا رجسٹرڈ ڈاک سے ان کو خط ارسال کردیا گیا۔

اخبارات کو خبریں بھجوائیں، روزنامہ اسلام کو اس خط کی اشاعت کے لئے عرض کیا۔تیسرے دن چوکٹا کی شکل میں روزنامہ اسلام کراچی کے ص ۳ پر اور اس سے اگلے روز ملتان ولاہور میں چوکٹا کی شکل میں خط شائع ہوگیا۔۲۴؍دسمبر کو ہی ملک بھر میں سوشل میڈیا کے ذریعہ اس خط اور مختلف پوسٹوں کی وہ یلغار ہوئی کہ ہم مسکینوں کی ناتواں آواز نے ملک گیر حیثیت اختیار کرلی۔پورے ملک میں جن جن احباب کو اس کی اطلاع ہوئی خطبات جمعہ میں اس پر احتجاج کیا گیا۔اسی روز عصر کے بعد پی ڈی ایم سندھ کا حضرت مولانا محمد اویس نورانی کے گھر حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی زیرصدارت اجلاس تھا۔رانا محمد انور صاحب کے ہمراہ فقیر نے جاکر حضرت مولانا مدظلہم سے ملاقات کی۔یہ خط پیش کیا، زبانی معروضات عرض کیں۔مولانا نے فرمایا کہ حکومت قادیانیت نوازی میں اندھی ہوگئی ہے۔ماورائے قانون ان کی سپورٹ کی جارہی ہے اس پر آپ بھی آواز اٹھائیں، ہم بھی آواز اٹھائیں گے۔مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا محمد عادل غنی، مولانا محمد شعیب کمال، مولانا عبدالحئی مطمئن نے رفقاء سے میٹنگ کر کے اگلے دن قائداعظم مزار کے سامنے نمائش چورنگی پر مظاہرہ کا اعلان کردیا۔

چنانچہ ۲۵؍دسمبر صبح مولانا کلیم اللہ، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری اور فقیر راقم نے جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی پاکستان ونائب امیر فرید احمد پراچہ سے ان کے دفتر کراچی میں ملاقات کی۔

ظہر کے بعد نمائش چورنگی پر بھرپور احتجاجی مظاہرہ ہوا، فقیر راقم، مولانا اویس کوئٹہ، مولانا کلیم اللہ، مولانا محمد رضوان، مولانا قاری محمد عثمان، مولانا نورالحق اور دیگر حضرات کے ایمان پرور ولولہ انگیز شعلہ بار بیانات ہوئے۔مظاہرہ کے بعد کراچی دفتر عالمی مجلس میں بھرپور پریس کانفرنس ہوئی۔پریس کانفرنس میں کراچی پریس کلب کے سامنے آنے والا جمعہ ۳۱؍دسمبر کو مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔سرگودھا، بھکر، گوجرانوالہ میں آل پارٹیز کنونشن، آل

پاکستان کانفرنسوں اور احتجاجی مظاہروں کی تاریخوں کا اعلان ہوا۔

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت میٹنگ میں ۲۹؍دسمبر کو پریس کلب لاہور کے سامنے مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔ اسی طرح راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ میں احتجاجی مظاہروں، کنونشن اور آل پارٹیز احتجاجی کانفرنسوں کے لئے بھرپور جدوجہد کا آغاز ہوگیا۔ چارسدہ، بنوں، مردان، شبقدر، مانسہرہ، ایبٹ آباد سے مظاہروں کے اعلانات نے ملک عزیز کی رائے عامہ کو متوجہ کرنا شروع کردیا۔ (اس کے آگے مولانا عتیق الرحمٰن یومیہ کی ڈائری لکھتے رہے جو یہ ہے)

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء دوپہر ۲ بجے مجلس کے مرکزی رہنما مولانا حافظ اکرم طوفانیؒ کے انتقال کی خبر ملی۔ ۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء مجلس بھکر کے زیر اہتمام آل پارٹیز پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مجلس کے ڈاکٹر دین محمد فریدی، جمعیت کے مولانا محمد یوسف، صدر انجمن تاجران بھکر رانا اشرف نے شرکت کی۔

۲۶؍دسمبر ۲۰۲۱ء مجلس حیدرآباد ڈویژن کی جانب سے ڈویژن کے علمائے کرام وائمہ مساجد کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں طے کیا گیا کہ ۳۱؍دسمبر جمعہ کو اڑھائی بجے پریس کلب حیدرآباد کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

۲۶؍دسمبر کو ضلع گوجرانوالہ میں آل پارٹیز کنونشن منعقد ہوا جس میں تمام مسالک کے حضرات نے مطالبہ کیا کہ حکومت ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے۔ ۲۶؍دسمبر مجلس سیالکوٹ نے آل پارٹیز کا اجلاس منعقد کیا جس میں احتجاجی مظاہرہ کا طے ہوا۔

۲۷؍دسمبر سوموار کو مولانا اکرم طوفانیؒ کا جنازہ ہوا۔ نائب امیر مرکزیہ خواجہ عزیز احمد نے جنازہ پڑھایا۔ اس موقع پر بھی مولانا اللہ وسایا نے تعزیتی بیان میں ابوبکر خدا بخش نقوکہ کے خلاف قانون نئے سازشی متوقع منصوبہ پر احتجاج کیا۔ ۲۷؍دسمبر مجلس راجن پور نے پریس کلب راجن پور میں پریس کانفرنس منعقد کی۔ ۲۷؍دسمبر مجلس ضلع بھکر منکیرہ کے علماء نے ایک متفقہ ہینڈبل شائع کیا جس میں مطالبہ تھا کہ ابوبکر خدا بخش نقوکہ کو دوبارہ مسلمانوں پر مسلط کرنا آئین کی خلاف ورزی ہے حکومت اس سے باز رہے۔

۲۸؍دسمبر کو عالمی مجلس ملتان نے اجلاس کر کے ۳۰؍دسمبر کو پریس کلب کے سامنے احتجاج کا اعلان کیا۔ ۲۸؍دسمبر کو مجلس ضلع ڈیرہ غازی خان نے ریتڑہ میں پریس کلب میں پریس کانفرنس کی۔ ۲۸؍دسمبر کو مجلس خیبر پختونخواہ نے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین کے دستخط سے لیٹر جاری کیا جس میں بھرپور مذمت کی گئی اور خطباء سے اپیل کی گئی کہ جمعہ کے خطبات میں حکومتی اقدام کی مذمت کی جائے اور بعد نماز جمعہ تمام ضلعوں میں بھرپور پرامن مظاہروں کا اہتمام کیا جائے۔ ۲۸؍دسمبر کو سینیٹ کے ممبر مولانا عطاء الرحمٰن نے سینیٹ میں تحریک التواء جمع کرائی کہ ایوان کی جاری کارروائی روک کر انتہائی اہم معاملے کو زیر بحث لایا جائے۔

۲۹؍دسمبر کو لاہور پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ تمام مدارس نے تعطیل کا اعلان کیا اور مظاہرے میں شریک ہوئے۔ علماء، مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جے یو آئی کے مرکزی جنرل کونسل کے ممبر حافظ محمد اشرف گجر، متحدہ جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل شیخ محمد نعیم بادشاہ، جے یو پی کے رہنما مفتی غلام حسین نعیمی، جے یو آئی کے سرپرست مولانا محبّ النبی، پیر میاں محمد رضوان نفیس، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم، مفتی عبدالحفیظ، ورلڈ پاسبان ختم نبوت کے علامہ محمد ممتاز اعوان، مولانا عبدالعزیز، مولانا انیس احمد مظاہری، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا محمد یوسف، مولانا مقصود احمد الوری، قاری ظہور الحق، بھائی محمد ابراہیم، مولانا شیر احمد ودیگر نے حکومت کی بدترین قادیانیت نوازی پر تشویش کا اظہار کیا۔

۲۹؍دسمبر عالمی مجلس سمندری ٹوبہ نے مرزائیت نوازی کے خلاف آل پارٹیز سیمینار جامعہ دارالعلوم اسلامیہ سمندری میں ۳۰؍دسمبر کو ایک بجے

منعقد کرنے کا اعلان کیا۔۲۹؍دسمبر عالمی مجلس و جمعیت علماء اسلام ڈیرہ غازی خان نے پریس کلب ڈیرہ غازی خان میں آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت پریس کانفرنس کا اعلان کیا۔۲۹؍دسمبر عالمی مجلس سرگودھا نے ۳۱؍دسمبر جمعہ بعد از عصر مرکزی جامع مسجد بلاک ا سرگودھا میں احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا۔ ۲۹؍دسمبر عالمی مجلس اسلام آباد نے ۳؍جنوری کو نیشنل پریس کلب میں احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا۔۲۹؍دسمبر عالمی مجلس راولپنڈی نے یکم؍جنوری کو پریس کلب راولپنڈی میں احتجاجی پریس کانفرنس کا اعلان کیا۔

۳۰؍دسمبر عالمی مجلس فیصل آباد کے زیراہتمام جامع مسجد حفصہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد میں دن گیارہ بجے علماء وخطباء، ائمہ مساجد کا اجلاس منعقد ہوا۔

۳۰؍دسمبر مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان سے احتجاجی ریلی نکالی گئی جو چوک گھنٹہ گھر، چوک نواں شہر سے ہوتی ہوئی پریس کلب ملتان پہنچی۔جس میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی۔مظاہرے میں جمعیت علماء اسلام کے مولانا ایاز الحق قاسمی، جماعت اسلامی کے جناب آصف اخوانی، عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم کے خطابات ہوئے۔

۳۰؍دسمبر مجلس کوئٹہ کے زیراہتمام میزان چوک سے احتجاجی ریلی کا اہتمام کیا گیا جو پریس کلب کوئٹہ پر اختتام پذیر ہوئی جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔پریس کلب پہنچنے تک ہزاروں افراد ریلی میں شامل ہوئے۔پریس کلب پہنچ کر ریلی نے ایک جلسہ کی صورت اختیار کرگئی۔جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا انوار الحق حقانی، مفتی محمد احمد خان، مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عبدالرفیق، مولانا حافظ حسین احمد، جمعیت علماء پاکستان کے جان محمد قاسمی، جمعیت اہل حدیث کے مولانا عصمت اللہ سالم، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحق ہاشمی، تنظیم اسلامی کے ندا محمد سمیت تمام مذہبی، سیاسی وسماجی شخصیات تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد نے شرکت کی اور پرامن طور پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔

۳۰؍دسمبر کو مجلس خوشاب نے ۳۱؍دسمبر دن دو بجے جامع مسجد ابوبکر صدیق پرانا چوک خوشاب پر احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا۔

۳۰؍دسمبر بروز جمعرات رحیم یار خان پریس کلب میں احتجاجی مظاہرہ ہوا، سیاسی ومذہبی جماعتوں، انجمن تاجران، چیمبرز آف کامرس اور وکلاء کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی کال پر قادیانی افسر کی ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ تقرری کو توہین عدالت قرار دیا گیا۔جس میں قاری ظفر اقبال شریف، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا عبدالرؤف ربانی، قاضی جواد الرحمٰن، مسلم لیگ کے شیر افگن، محمد ریاض نوری، جے یو آئی کے قاضی خلیل الرحمٰن، جماعت اسلامی کے سابق ضلعی امیر چوہدری عبدالرزاق اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

۳۰؍دسمبر کو مجلس ٹوبہ کے زیراہتمام سمندری میں علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ پانچ علماء کی کمیٹی تمام مسالک کے حضرات سے مل کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کرے گی۔

۳۱؍دسمبر ڈیرہ غازی خان پریس کلب میں آل پارٹیز پریس کانفرنس ہوئی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، قاری جمال عبدالناصر، جماعت اسلامی کے شیخ عثمان، تحریک انصاف کے ملک اقبال ثاقب، میاں سلطان محمود ڈاھا، سیف اللہ خان سدوزئی، مولانا عبدالغفور سیفی، شیخ لیاقت، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالعزیز لاشاری نے شرکت کی۔

۳۱؍دسمبر ضلع خوشاب میں بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔۳۱؍دسمبر کراچی میں حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔۳۱؍دسمبر حیدرآباد میں مظاہرہ کیا گیا۔۳۱؍دسمبر سرگودھا بلاک ا میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

۳۱؍دسمبر ۲۰۲۱ء کو قصہ خوانی بازار پشاور میں صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی قیادت میں ایک احتجاجی مظاہرہ ہوا۔مظاہرین کا موقف تھا کہ ایڈیشنل ڈی جی ایف آئی اے ابوبکر خدا بخش تھوکہ قادیانی کی مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد مزید ایگریمنٹ نہ کیا جائے۔مزید یہ کہ

قادیانیوں کوتمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ مظاہرے میں مولانا خیرالبشر، مولانا تاج محمد، مولانا حنیف فاروقی، مولانا عمرناصح سمیت کئی علماء کرام کے خطابات ہوئے۔ صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے حکم پر ۳۱ دسمبر کوخیبر پختون خواہ کے متعدد شہروں میں بھی بھرپور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ ۳۱؍دسمبر کونوشہرہ میں احتجاجی مظاہرہ ہوا، جس میں نوشہرہ کے امیر قاری محمد اسلم حقانی، جمعیت علماء اسلام ضلع نوشہرہ کے جنرل سیکرٹری مفتی حاکم علی حقانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی مبلغ مولانا عابدکمال، جمعیت علماء اسلام ضلع نوشہرہ کے جائنٹ سیکرٹری مولانا نعمان حقانی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ ۳۱؍دسمبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مالاکنڈ کے زیرِنگرانی بٹ خیلہ بازار میں عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرہ میں مفتی ممتاز حسین، مولانا انس، مفتی سجاد، مولانا حنیف الرحمٰن، مولانا عمران ہلالی مدیر جامعہ اسلامیہ بٹ خیلہ، مولانا منتظم گل، مفتی اکبر علی مدیر جامعہ بنوریہ بٹ خیلہ مولانا اویس قرنی، مولانا کلیم الرحمٰن، مولانا شعیب، حافظ محمد عزیرودیگر سیاسی وسماجی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ۳۱؍دسمبر کولوئر کوہستان کے ہیڈکواٹر پٹن مفتی محمود چوک میں تاریخی احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ ۳۱؍دسمبر کوضلع کوہاٹ میں پریس کلب کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ ۳۱؍دسمبر عالمی مجلس تحصیل کاٹلنگ کے زیراہتمام مین بازار ختم نبوت چوک میں بھرپور احتجاج ہوا۔ یکم جنوری ۲۰۲۲ء کو جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں آل پارٹیز علماء امن کمیٹی کا اجلاس ہوا۔

یکم؍جنوری کوراولپنڈی پریس کلب میں احتجاجی پریس کانفرنس ہوئی، مرکزی تاجروں کے تمام دھڑے، مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا قاضی عبدالرشید، شرجیل میر، ارشداعوان، ڈاکٹر مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا اشرف علی، مولانا آدم خان، مفتی مجیب الرحمٰن، مولانا قاضی ہارون الرشید، مفتی اویس، مولانا عبدالمجید ہزاروی، غلام قادرمیر، کمال پاشا، شاہدغفوراوردیگر حضرات نے شرکت کی۔

۲؍جنوری راجن پور جامعہ ابی بکر جام پور میں مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی جس میں مولانا ابوبکرعبداللہ، مولانا اقبال، قاری امتیاز رحیمی، قاری یونس مدنی، مولانا قاضی انعام باری، مولانا عبدالرشید قریشی، قاری مظہرحسین ودیگرحضرات نے شرکت کی۔

۲؍جنوری ۲۰۲۲ء کوڈیرہ غازی خان میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ ۲؍جنوری کو جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں آل پارٹیز علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں اہل حدیث کے راہنما صاحبزادہ برق التوحیدی، مولانا سعداللہ لدھیانوی، مولانا منعم حسین صدیقی، مولانا نعمان احمدشاہ، مولانا غلام مرتضٰی، جماعت اسلامی کے ثناءاللہ مفتی، حافظ حفیظ الرحمٰن، صاحبزادہ حمیدالدین رضوی، انجمن تاجران کے صدر حاجی عامرحنیف سمیت دیگر حضرات نے شرکت کی۔

۳؍جنوری میانوالی پریس کلب میں احتجاجی پریس کانفرنس ہوئی۔ جس میں نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیزاحمد، خواجہ نجیب احمد، مولانا محمد نعیم، جمعیت علماء اسلام کے قاری عثمان علی فاروقی، قاری عزیزالرحمٰن، مفتی اکرام اللہ شاہ، مولانا طارق احمد، جمعیت اہل حدیث کے پروفیسر خالد، مجلس احرار کے محمد عبداللہ علوی، انجمن تاجران میانوالی کے فلک شیر نے شرکت کی۔

۳؍جنوری چنیوٹ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا توصیف احمد نے پریس کانفرنس کی۔

۴؍جنوری فیصل آباد جی ٹی ایس چوک میں بھرپور احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ ۵؍جنوری چکوال میں صاحبزادہ عبدالقدوس نقشبندی اور مولانا مفتی محمد معاذ نے پریس کانفرنس کی۔ ۵؍جنوری کو مدرسہ حسینیہ سرگودھا میں اجلاس منعقد ہوا۔

(یہاں تک مولانا عتیق الرحمٰن اور مولانا وسیم اسلم کی سوشل میڈیا سے مرتب کردہ رپورٹ کی تلخیص اور وہ بھی نہایت مختصر طور پر درج کی ہے)

جہاں تک تفصیلی رپورٹ کا تعلق ہے وہ تو نہایت ہی ایمان افروز جذبات کی آئینہ دار ہے۔ اس گئے گزرے دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جس

ساتھی نے جہاں اس خبر کو سنا وہاں ہی سراپا تحریک ہوگیا۔تمام مکاتب فکر کو ساتھ لے کر چلنے کی روایت کو بھی ساتھیوں نے اپنی جدوجہد میں نظرانداز نہ کیا۔ تمام رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔مولانا عزیزالرحمٰن ثانی،مولانا قاضی احسان احمد نے تو ملک بھر کے ساتھیوں کو نہ صرف کام کی لائن دی بلکہ برابر انہیں مستعد رکھنے میں رابطہ میں رہے۔مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے بھی اپنے صوبہ کو سراپا صدا بنا دیا۔تمام حضرات ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔اللہ رب العزت اجر دینے والے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کس ذوق وشوق سے کون کون ساتھی سراپا سعی مشکور رہے۔

## خلاصہ احوال:

یہ ہے کہ شہزاد اکبر اور ابوبکر خدابخش تھوکہ نے یہ پلاننگ کی۔وزیراعظم کو شیشہ میں اتارنے کا رنگ وروپ تراشہ وخراشہ۔سمری تیار کرنے پر کام کی ڈیوٹی دی اور یہ اتنی سرعت اور رازداری سے کرنا چاہتے تھے کہ پل جھپکتے وہ کشتی مراد کو کنارا پر لگانے کے لئے مستعد تھے۔اس لئے ہم نے لکھا ’’سمری وزیراعظم کی میز پر ہے‘‘ گویا یہی منظر تھا۔اس وقت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے گھنٹی بجائی،ادھر پورے ملک کے ساتھی سروقد ہوگئے۔

ایک قابل احترام رہنما جن کا حکومتی دائرہ میں خاصہ رسوخ ہے،ان کی شہزاد اکبر صاحب سے بات ہوئی وہ صاف مکر گئے لیکن ان کے منہ سے ایک بات ایسی بھی نکلی جس سے واضح طور پر خدشات وتحفظات پیدا ہوگئے۔یہ حکومت کے گھر کی رپورٹ تھی۔اسی طرح معلوم ہوا کہ ان دنوں شہزاد اکبر اور ابوبکر خدابخش تھوکہ قادیانی اکثر وبیشتر منہ سر جوڑے رہتے ہیں۔مبینہ طور پر معلوم ہوا کہ یہی چینل برابر سرگرم عمل ہے۔کابینہ کی میٹنگ کے ایجنڈا کے لئے آخری نمبر پر زیر بحث لانے کی تیاری،احتجاج شروع ہوا تو ادھر ایجنڈا سے قبل از میٹنگ اس شق کو ہٹا دیا گیا۔یہ بھی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ قادیانی تھوکہ کی ریٹائرمنٹ کے دن شہزاد اکبر صاحب ایف آئی اے کے دفتر ٹمپل روڈ لاہور میں ابوبکر خدابخش تھوکہ کے ہمراہ افسران سے ملے۔یہ الوداعی ملاقات ہوگی روٹین کی بات ہے لیکن اسٹاف کو تصاویر بنانے سے روک دیا گیا:

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں

ملعون قادیان پر تمام خلق خدا کی پھٹکار ہو کہ وہ اپنے ماننے والوں کو دنیا وآخرت کے ایسے رسوا کن عذاب میں مبتلا کر گیا ہے کہ ہر جگہ اس کے ماننے والے منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔کاش بندہ خدا!ابوبکر خدابخش تھوکہ قادیانی اس پر اب فرصت کی گھڑیوں میں توجہ کرے۔**وما ذالک علی اللہ بعزیز** کہ وہ شاید رحمۃ للعالمین کے سایۂ عاطفت میں واپس آسکے،لیکن اکثر ایسے ہوتا نہیں۔اس لئے کہ جس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی ایمان کی جان ہے اس ذات کے باغی اور ان کے بعد دعویٰ نبوت کے مدعی:’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘......’’(مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے جو دوبارہ اشاعت اسلام کے لئے قادیان میں آئے۔‘‘ کے دعاوی کا مدعی ملعون قادیان کو ماننے کی اور گستاخ رسول (قادیانی) کو تسلیم کرنے کی پہلی نحوست یہ پڑتی ہے کہ وہ اس گستاخ کو پذیرائی دینے کے جرم میں آئندہ کے لئے ایمان لانے کی سعادت سے محروم ہوجاتا ہے۔**الّا من رحم ربی** سے بھی انکار نہیں۔تاہم!خس کم جہاں پاک۔یہ قصہ وقتی طور پر تمام ہوا۔اللہ رب العزت آپ دوستوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔آمین!

خداتعالیٰ فضل کریں کہ یہ اطلاع غلط ہو لیکن سنا ہے کہ اسے پبلک سروس کمیشن کا ممبر بنانے کی بھی پخت وپز ہورہی ہے۔امید ہے کہ خبر غلط ہوگی۔ اس رسوائی کے بعد مزید رسوائی کے شاید مجوزان تجویز متحمل نہ ہوں۔لیکن ہمیں آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ اجمعین

# عاشقِ رسول ﷺ کا جنازہ

## روح پرور مناظر

مولانا قاضی احسان احمد

۲۵؍دسمبر۲۰۲۱ء کراچی سے پشاور کے لئے سفر شروع کیا، جہاں جماعتی پروگرام کے پی کے میں ترتیب دیئے گئے تھے، جماعتی احباب راقم سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں خوش وخرم رکھے۔ پشاور میں راقم کے میزبان محترم جناب شیر محمد لالی ہیں، ان کی رہائش پر آرام کے لئے محترمی ومکرمی جناب فدائے ختم نبوت چاچا عنایت کے ہمراہ پہنچا، چائے نوش کی، ظہر ادا کی اور آرام کرنے کے لئے بستر پر دراز ہوگیا۔ شام کے وقت تھکال پشاور میں ایک تحفظ ختم نبوت پروگرام تھا۔

۲۶؍دسمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ سفید ڈھیری پشاور کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، قبل از ظہر راقم کا بیان ہوا، جلسہ گاہ سے طعام گاہ حاضر ہوئے، نماز ظہر ادا کی، کھانے کے بعد دارالعلوم باڑہ گیٹ جانا ہوا، جہاں عزیز طلبہ سراپا انتظار پھولوں کی پتیاں لئے داخلی دروازے کے اطراف میں کھڑے تھے۔ یہاں پر طلبہ میں بیان ہوا۔ حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانیؒ کے انتقال پُر ملال کی دلخراش خبر پہلے سن چکے تھے۔ حضرت طوفانیؒ کی چند یادیں طلبہ کے گوش گزار کیں، دعائے خیر ہوئی اور رخصت ہوئے۔

لالی ہاؤس پہنچ گئے، اب سچے عاشق رسول کے جنازہ میں شرکت کی ترتیب قائم ہونے لگی، حضرت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب کے حکم پر برادر مکرم شیر محمد لالی کی گاڑی محترم جناب محمد بختیار ڈرائیو کریں گے اور مولانا محمد عابد کمال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پی کے اور حضرت مولانا قاری محمد اسلم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ راقم کے ہمراہ پا بارکاب ہوں گے۔ نماز مغرب ادا کی، سفر شروع ہوا، موٹر وے سے حضرت قاری محمد اسلم صاحب کو لیا، رات آرام کے لئے محترم جناب حضرت مولانا محمد بلال میانی سے رابطہ کیا، طے ہوا کہ آپ بھیرہ آجائیں یہاں رات آرام ہوگا، صبح نماز فجر کے بعد سرگودھا کا سفر کریں گے، بحمداللہ تعالیٰ! رات بھیرہ بھائی رضوان کے انتظام کردہ مقام پر پہنچ گئے۔

۲۷؍دسمبر کی صبح نماز فجر جماعت سے ادا کی، احباب نے فوری طور پر ناشتہ کا نظم کیا۔ فراغت کے بعد سرگودھا کی طرف روانہ ہوئے۔ مرکز ختم نبوت لکڑ منڈی سرگودھا جہاں حافظ محمد اکرم طوفانیؒ نے زندگی کی کم وبیش چالیس بہاریں گزاریں۔ سرگودھا اور اس کے گرد ونواح کے دیہاتوں میں قادیانی فتنہ کے تعاقب میں حضرت طوفانی صاحبؒ نے اپنی زندگی کھپادی۔ حضرت طوفانی صاحبؒ خود فرماتے تھے کہ سرگودھا کے اردگرد کا شاید کوئی گاؤں ہو جس میں جاکر میں نے ختم نبوت کی صدا بلند نہ کی ہو۔ آپؒ کی زندگی صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی، ان کی کتاب زندگی میں اس کے علاوہ کوئی اور ورق تھا ہی نہیں، جس کو پڑھا جاسکے۔

حق گوئی اور بے باکی آپؒ کا امتیازی وصف تھا۔ دنیا میں بہت سے لوگ حق گوئی کو پسند کرتے ہیں مگر چشم پوشی، وقت کی نزاکت، مصلحت کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں، مگر حضرت طوفانی صاحبؒ ان تمام چیزوں سے بے نیاز، بے باک ہوکر ہر موقع پر حق گوئی کرنے کے عادی اور خوگر تھے۔ حق اور سچ آپ کی زندگی کا وطیرہ تھا، اس میں لچک کوتاہی، خاموشی اسے گناہ سمجھتے تھے۔ سچا، کھرا آدمی، ستائش کی تمنا سے بے نیاز، کسی سے کوئی غرض نہ رکھنے والا فرد، ہمیشہ انصاف، حق اور سچ کی برمحل بات کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت طوفانی صاحبؒ کو بھی دنیا کا کسی قسم کا کوئی لالچ طمع غرض، نہیں ہوا کرتی تھی، ان کی بلا سے کوئی راضی ہو یا ناراض بس حق بات کرنی ہے، بعد میں کیا ہوگا، دیکھا جائے گا۔ اسی لئے طوفانی صاحبؒ غضب کے بہادر شجاع اور دلیر انسان تھے، ان کی رگوں میں خوف کی جگہ غیرت اور حمیت رواں دواں ہوا کرتی تھی۔ جرأت و بہادری ان کی خاندانی روایات کی علامت تھی۔ دنیاوی آسائشوں سے پاک، منزہ و مبرہ ہوکر زندگی

گزاری، یادگار اسلاف کا عملی نمونہ اور پرتو بن کر دکھایا، لباس سفید، سادہ، سر پر سیدھی سادی پگڑی یا جالی والی ٹوپی، سادے سے جوتے، ضرورت کے مطابق اسباب زندگی اپنے اردگرد رکھے اور بس۔

غسل اور کفن دیئے جانے کے بعد میت زیارت کے لئے دفتر ختم نبوت ہی میں رکھی ہوئی تھی، جب راقم پہنچا اور چہرہ اقدس پر نظر پڑی تو داڑھی مبارک کے بال چاندی کے تاروں کی طرح چمک رہے تھے اور بالکل یوں لگ رہا تھا جیسے نہا دھو کر صاف ستھرا سفید لباس زیب تن کر کے آرام کر رہے ہوں۔ عقیدت مند، دیوانے، عاشق ختم نبوت کے پروانے اپنے آنسوؤں کے موتیوں کے ساتھ خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے باری باری آتے رہے یوں زیارت کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ نماز جنازہ کا وقت قریب ہو رہا تھا، چنانچہ حضرت طوفانیؒ کے جسد اطہر کو اٹھایا گیا، ایمبولینس میں رکھا اور عیدگاہ سرگودھا جہاں نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا تھا کی طرف روانہ کیا گیا، ہزاروں شمع رسالت کے پروانے اپنے محسن ومربی ومشفق حضرت طوفانیؒ کی قیادت میں چل رہے تھے، فرق صرف اتنا تھا آج طوفانی خود نہیں کسی کے کندھوں پر سوار جا رہا تھا، ہزاروں کی تعداد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مجاہد حضرت طوفانیؒ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے جوق در جوق آ رہے تھے، آہستہ آہستہ عاشق رسول کی میت لائی جا رہی تھی، ختم نبوت کے شاہینوں نے حضرت طوفانیؒ پر پھول کی پتیاں نچھاور کیں۔ عجیب منظر تھا جس چوک چوراہے سے ایمبولینس گزرتی لوگ عاشقوں کی طرح گاڑی پر لپک لپک کر پھول نچھاور کرتے، ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے، ایک سے ڈیڑھ کلومیٹر کا فاصلہ تقریباً ایک گھنٹہ میں طے کیا گیا، بہت زیادہ رش کی وجہ سے بہت مشکل ہوئی تاہم میت جنازہ گاہ میں لائی گئی، اکابر علماء کرام زعماء عظام نے اپنے اپنے الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا، عالمی مجلس کے جملہ مبلغین نے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے نماز جنازہ کی امامت کی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا محمد حسین ناصر سکھر دیگر کئی ایک احباب نے شرکت کی، یوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک عظیم سپوت سپرد خاک کر دیئے گئے۔ رب کریم حضرت طوفانیؒ کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆..............☆☆

## ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والے حضور ﷺ کی ذات کے نگہبان ہیں

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس جامع مسجد سعدی پارک مزنگ لاہور میں مجلس رابطہ کمیٹی مزنگ کے امیر مولانا مفتی محمد احسن کی زیر نگرانی اور زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم منعقد ہوا۔ ختم نبوت کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، خطیب مرکز ختم نبوت مولانا محبوب الحسن طاہر، ناظم تبلیغ لاہور مولانا عبدالعزیز، مولانا محمد غازی، مولانا ذکی اللہ کیفی، مولانا عبدالوحید، مولانا محمد فاضل عثمانی و دیگر علماء کرام نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت، قرآن مجید کی ایک سو آیات مبارکہ اور دوسو دس احادیث سے ثابت ہے۔ سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا۔ اتحاد امت کا مرکزی نقطہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرنے والے حضور اکرم ﷺ کی ذات کے نگہبان اور چوکیدار ہیں، نسل نو اپنا ایمان بچانے کے لئے قادیانیوں کے غلط عقائد کے بارے میں آگاہی حاصل کرے۔ مولانا عبدالعزیز نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو کلمہ طیبہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا، لیکن قادیانی آئین پاکستان کو ماننے سے انکاری ہیں۔ قادیانی آئین کو نہ مان کر کھلم کھلا آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں، حکومت قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے۔ علماء کرام نے کہا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں گروہ (قادیانی اور لاہوری) کو ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا، لیکن آج تک قادیانیوں نے پارلیمنٹ کا فیصلہ تسلیم نہیں کیا۔ قادیانی گروہ مسلسل آئین پاکستان اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ قادیانیوں سے متعلق قوانین ختم کرنے کی کسی بھی کوشش کو برداشت نہیں کریں گے۔

# صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اقوالِ علم وحکمت

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

☆...... زعفران اور سونے کی ملی ہوئی چیزوں نے عورتوں کو ہلاک کر دیا۔

☆......صالحین دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے، صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس طرح بے کار ہوں گے جیسے جَو اور کھجور کا چھلکا ہوتا ہے اور اللہ کو ان سے کوئی تعلق نہیں۔

☆...... یاد رکھو جس نے پانچ وقت نماز پڑھی، وہ صبح شام اللہ کی حفاظت میں آ گیا۔ جس نے اس ذمہ داری سے روگردانی کی، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں اوندھے منہ داخل کرے گا۔ (مسند احمد)

☆......ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کسی کی عیادت کرتے تو فرماتے: تعزیت کرنے والوں پر کوئی مصیبت نہیں پڑی۔ صبر کرنا چاہئے اور گریہ وزاری سے کوئی فائدہ نہیں، سنو! موت اپنے بعد والوں سے آسان اور پچھلوں سے زیادہ سخت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو یاد کرو، تو تمہیں اپنی مصیبت کم معلوم ہوگی، اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔ (ابن عساکر)

☆......ایک بھائی کی دعا جو اس کے حق میں محض اللہ کی رضا کے لئے کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

☆......عمل خیر میں جلدی کرو، دوڑو، دوڑو موت تم سے بہت قریب ہے۔ اے مسلمانو! نجات تمہارے لئے ہی ہے۔

☆......مسلمان کو ہر کام کا بدلہ ملتا ہے، یہاں تک کہ ذرا سے رنج کا بھی، یوں ہی جوتے کے تسمے ٹوٹنے کا بھی اسے صلہ ملتا ہے۔

☆......ابن ابی مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کے وقت فرمایا کرتے تھے کہ: ''اے اللہ! اس شخص کے اہل وعیال اور مال و دولت نے اسے تیرے حوالے کر دیا ہے، اس کے گناہ اگرچہ زیادہ ہوں، لیکن تیری رحمتیں اور بخششیں بہت زیادہ ہیں، (اسے بخش دے)۔''

☆...... جب کوئی آپ کی تعریف کرتا تو (انکساراً) فرماتے: ''الٰہی! تجھے میری ذات کا مجھ سے زیادہ علم ہے اور میں اپنے نفس کو ان (تعریف کرنے والوں) سے زیادہ جانتا ہوں۔ الٰہی! مجھے ان کے گمان کے مطابق بنادے اور میری ان خطاؤں کو بخش دے جس کا انہیں علم نہیں اور میرے متعلق یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس کا مجھ سے مواخذہ نہ فرمانا۔''

☆......اے لوگو! خوفِ خدا سے تم میں سے جو رو سکے وہ روئے کہ وہ دن آنے والا ہے کہ تم رلائے جاؤ گے۔

## حاکم ہو تو ایسا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے بیٹی! میں اگرچہ مسلمانوں کا حکمران ہوں، مگر میں نے اس منصب سے روپے، پیسے کا فائدہ کبھی نہ اٹھایا، بجز اس کے کہ معمولی طریقے سے کھایا اور پیا، اب میرے پاس اس حبشی غلام، اس پانی کھینچنے والی اونٹنی اور اس پرانی چادر کے سوا بیت المال کی کوئی چیز نہیں ہے۔ میرے انتقال کے بعد تم ان چیزوں کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دینا۔ (تاریخ الخلفاء)

## پیکر عجز وانکسار:

ابو صالح غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک نابینا بڑھیا جو مدینہ منورہ کے قرب وجوار کی رہائشی تھی کی خبر گیری فرماتے تھے، یہاں تک کہ رات کو اپنے ہاتھ سے پانی بھرتے اور اس نابینا بڑھیا کے دیگر کام بھی انجام دیتے۔ ایک دن جب آپ اس کے ہاں گئے تو یہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ اس کے تمام کام نپٹے ہوئے تھے، پھر تو یہ روز کا ہی معمول ہو گیا کہ آپ کے پہنچنے سے پہلے اس کے تمام کام کوئی کر جاتا تھا۔ آپ اس شخص کی ٹوہ میں لگ گئے، بالآخر ایک دن اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ نامعلوم شخص امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر بے اختیار آپ کی زبان سے نکلا کہ میری جان کی قسم! یہ آپ کے سوا

اور کون ہوسکتا تھا۔(ابن عساکر)

## تین عقلمند:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دنیا میں تین ہستیاں سب سے زیادہ عقلمند گزری ہیں، پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جیسے صائب الرائے شخص) کو اپنا خلیفہ مقرر کیا، دوسرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ جنہوں نے (اپنے والد شعیب علیہ السلام سے) کہا تھا کہ ان (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) کو اجرت پر رکھ لیا جائے اور تیسرے عزیز مصر جس نے اپنی ذاتی فراست سے یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا کہ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو۔(ابن سعد و حاکم)

## بے حساب و کتاب:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگوں سے حساب ہوگا سوائے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے (وہ) بے حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔(خطیب وابونعیم)

## سب سے پہلے دخول جنت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا، جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کاش! میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو میں بھی دیکھ لیتا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے ابوبکرؓ! تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔‘‘(ابوداؤد و حاکم) ☆☆

## حمد باری تعالیٰ

محمد اسامہ سرسریؔ

مجلس میں ٹٹولوں تجھے تنہائی میں ڈھونڈوں
بتلا، تجھے کس چیز کی گہرائی میں ڈھونڈوں
سچا ہے، تجھے بات کی سچائی میں ڈھونڈوں
اچھا ہے، تجھے ذات کی اچھائی میں ڈھونڈوں
اے حسن کے خالق! تجھے زیبائی میں ڈھونڈوں
یا صبر کے خلّاق! شکیبائی میں ڈھونڈوں
سمجھوں تجھے، داناؤں کی دانائی میں ڈھونڈوں
دیکھوں تجھے، بیناؤں کی بینائی میں ڈھونڈوں
وسعت تری دریاؤں کی دریائی میں ڈھونڈوں
عظمت تری افلاک کی اونچائی میں ڈھونڈوں
رحمت تری ذی روح کی ممتائی میں ڈھونڈوں
طاقت تری ہر ایک توانائی میں ڈھونڈوں
عزت کے خدا! تجھ کو پذیرائی میں ڈھونڈوں
ذلت کے خدا! تجھ کو میں رسوائی میں ڈھونڈوں
ہے آدمی تیرے ہی کمالات کا مظہر
اے مالکِ جنت! تجھے حوّائی میں ڈھونڈوں
میں رختِ سفر باندھوں تجھے پانے کی خاطر
آبادی میں، پھر بادیہ پیمائی میں ڈھونڈوں
ننھی سی زمیں پر ہوں جو پانی پہ ٹکی ہے
بتلا ذرا، کیسے اسی چوتھائی میں ڈھونڈوں
نیچائی میں جاکر، کبھی اونچائی پہ چڑھ کر
پربت میں تلاشوں تجھے، یا رائی میں ڈھونڈوں
پہچانوں تجھے قالبِ یوسف کے ذریعے
یا پھر میں تجھے قلبِ زلیخائی میں ڈھونڈوں
کھوجوں تجھے بندوں کی عبادات میں مولا!
آقا! تجھے راجاؤں کی راجائی میں ڈھونڈوں
خاموش اندھیروں میں تری ٹوہ لگاؤں
یا پھر تجھے معموروں کی رعنائی میں ڈھونڈوں
پاؤں میں اجل سے تری قدرت کی نشانی
یا پھر تجھے انفاسِ مسیحائی میں ڈھونڈوں
جس کے لئے آباد ہے یہ سارا مدینہ
تجھ کو ترے سب سے بڑے شیدائی میں ڈھونڈوں
ہو جاؤں ترا سرسریؔ سا ایک شناسا
پھر بیٹھ کے میں تجھ کو شناسائی میں ڈھونڈوں

مرسلہ: جناب ارشد خرم

# امت میں رائج مہلک منکرات

## ایک جائزہ

مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی

اس وقت پوری دنیا میں مادیت اور شہوانیت کا جو سیلاب آیا ہوا ہے، اس نے تمام اخلاقی قدریں تہ و بالا کر ڈالی ہیں، معاشرتی نظام بے حیائی، بدکاری اور عریانیت کا مرکب بن چکا ہے، اخلاقیات کے نظام کو بے کرداری اور نفع پرستی کے مزاج نے زیر وزبر کر دیا ہے، معاملات کو سود اور حرام کی زنجیروں نے کچھ اس طرح چوطرفہ جکڑ رکھا ہے کہ امانت ودیانت، صداقت وراستی اور خیر خواہی کے اوصاف آخری سانس لے رہے ہیں۔

انحراف اور بگاڑ کا یہ سیلاب پورے عالم میں آیا ہوا ہے اور مشرق ومغرب، عرب وعجم، شہر و دیہات، کوئی خطہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔

احادیث کی صراحتوں سے واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی خطے یا معاشرے پر اللہ کی طرف سے اجتماعی قہر وعذاب کا نزول تین گناہوں کے رواج عام کے نتیجے میں ہوتا ہے: (۱) سود خوری (۲) زنا اور بدکاری (۳) زکوٰۃ کی ادائیگی میں مجرمانہ کوتاہی۔

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

”جب کسی قوم میں سود اور زنا عام ہو جائیں تو وہ اپنے کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا لیتی ہے۔“ (المستدرک)

آج یہی صورتِ حال ہمارے سامنے ہے، سودی لین دین اور بدکاری کے فروغ نے وہ شکلیں اختیار کر لی ہیں کہ ان کا تصور بھی لرزہ طاری کر دیتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ کے تعلق سے مجرمانہ غفلت اور کوتاہی کی عام فضا بنی ہوئی ہے، ہماری انہیں بداعمالیوں کا خمیازہ قدرتی آفات کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

### سود خوری کی وباء عام:

احادیث کی صراحت کے مطابق کسی قوم، خطے اور معاشرے پر اجتماعی آفت و عذاب کے آنے کا ایک بنیادی سبب سودی کاروبار اور سودی لین دین کا عام چلن ہے۔

شریعت نے حرام کاموں اور گناہوں کی جو تفصیل بتائی ہے، اس میں سود کا گناہ سرِ فہرست ہے، قرآن وحدیث میں سود کی شناعت وقباحت کے تعلق سے ایسے ایسے الفاظ بیان ہوئے ہیں جو لرزہ طاری کر دیتے ہیں۔

سورۃ البقرہ میں سود کی حرمت اور اس سے اجتناب کے حکم کے بعد ارشاد فرمایا گیا:

”فَاِن لَّم تَفعَلُوا فَاْذَنُوا بِحَربٍ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ۔“ (البقرۃ)

ترجمہ: ”اگر تم سود کا کاروبار نہیں چھوڑو گے تو تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔“

غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے شرک کے بعد بڑے سے بڑے گناہ کے بارے میں بھی اتنے سخت الفاظ اور اتنا سخت لب ولہجہ استعمال نہیں کیا، جتنا سخت لب ولہجہ ولفظ سود کے بارے میں استعمال کیا ہے، ”اعلانِ جنگ“ کے الفاظ انتہائی سخت وعید اور بدترین شناعت کے اظہار کے لئے ہیں۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک شخص امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے شراب کا ایک ایسا رسیا اور نشہ میں چُور شخص دیکھا جو چاند کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا، اس پر میں نے کہا: اگر انسان کے پیٹ میں شراب سے بھی بدتر کوئی چیز اترنے والی ہو تو میری بیوی کو طلاق، آپ نے فرمایا: ابھی لوٹ جاؤ کہ میں تمہارے مسئلہ میں غور کر لوں، وہ دوسرے دن آیا تو بھی فرمایا: ابھی لوٹ جاؤ کہ میں تمہارے مسئلہ میں غور کر لوں، وہ تیسرے دن آیا تو فرمایا: تمہاری بیوی کو طلاق پڑ گئی، اس لئے کہ میں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انتہائی غور وتدبر کیا؛ مگر سود سے بدتر کوئی چیز نظر نہ آئی؛ اس لئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن)

سود کی بے برکتی اور نحوست کے وبال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا:

”یَمحَقُ اللّٰہُ الرِّبَا وَیُربِ الصَّدَقَاتِ۔“ (البقرۃ)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور

صدقات کو بڑھاتا ہے۔"

سود اور صدقہ کی حقیقت، نتائج، اغراض اور کیفیات سب متضاد ہوتے ہیں، صدقہ میں اپنا مال بلا معاوضہ دوسرے کو دیا جاتا ہے اور سود میں دوسرے کا مال بلا مالی معاوضہ کے لیا جاتا ہے، صدقہ کی غرض رضائے الٰہی اور ثواب آخرت ہوتی ہے؛ جب کہ سود کی غرض اللہ کے غضب سے نڈر ہوکر اپنی موجودہ دولت میں ناجائز اضافے کی ہوس ہوتی ہے، نتیجہ کا فرق قرآن کی اسی آیت نے بتادیا کہ اللہ سود سے حاصل ہونے والے مال کی برکت وخیر مٹادیتے ہیں؛ جب کہ صدقہ کرنے والے کے مال کو اور اس کی برکت کو بڑھا دیتے ہیں، کیفیات کا فرق یہ ہوتا ہے کہ صدقہ دینے والے کو متنوع اعمال خیر کی توفیق عطا ہوتی ہے اور سود خور بالعموم محرومی میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا:

"اَلرِّبَـا وَاِن کَثُرَ فَـاِنَّ عَـاقِبَتَـہ تَصِیرُ اِلیٰ قِلٍّ۔" (ابن ماجہ، المستدرک)

ترجمہ: "سود کا مال اگرچہ بڑھ جائے، مگر اس کا انجام ہمیشہ بے برکتی اور کمی کی شکل میں سامنے آتا ہے۔"

سود خور کے مال میں سود کی وجہ سے بہ ظاہر کتنا ہی اضافہ کیوں نہ نظر آتا ہوں لیکن:

(۱) سود خور کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔

(۲) ایسے مال میں عام طور سے آفتیں لاحق ہوتی ہیں، ناجائز مصارف میں خرچ ہوجاتا ہے یا کسی ناگہانی آفت وحادثے کی نذر ہوجاتا ہے۔

(۳) سود خور مال کے اصل فوائد یعنی عزت و راحت سے محروم رہتا ہے، اسے اسباب راحت چاہے جس قدر حاصل ہو جائیں، حقیقی راحت و اطمینان وسکون کی کیفیات حاصل نہیں ہوتیں، پھر اس کی طبیعت میں سود خوری کی وجہ سے شقاوت، تنگ دلی، بزدلی، مجنونانہ حرص وہوس اور دنائیت اور بے رحمی کے جراثیم جڑ پکڑ لیتے ہیں، جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ دوسروں کے دلوں میں اس کی کوئی قدر و منزلت اور عزت ومقام باقی نہیں رہ جاتا۔

سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے:

"یٰـاَیُّھَا الَّـذِیـنَ آمَـنُوا لَا تَـاْکُلُوا الـرِّبَـا اَضْـعَـافًا مُـضَـاعَـفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ۔" (آل عمران)

ترجمہ: "اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔"

اس آیت میں زمانۂ جاہلیت میں مروج سود کی ایک خاص صورت کا ذکر بہ طور مثال ہے، ورنہ سود کی حرمت کا حکم عام ہے، وہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر ہو یا نہ ہو۔

سود کی حرمت و شناعت کے تعلق سے احادیثِ نبویہ میں بہت مواد موجود ہے۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سات ہلاک و برباد کرنے والی چیزوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اور ان سات چیزوں میں شرک، جادو، قتل ناحق، میدان جنگ سے فرار ہونا، تہمت طرازی، یتیم کا مال ناحق کھانے کے ساتھ سود خوری کا ذکر صریح الفاظ میں آیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

"لَعَـنَ رسـولُ الـلّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسـلـم آکـلَ الـرِّبَـا وَمُـوکِلَـہ وَکَاتِبَـہ وَشَاھِدَیہِ، وَقَالَ: ھُم سَوَاءٌ۔" (مسلم شریف)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود کی تحریر لکھنے والے، اور سود پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا: یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔"

حضرت ابوہریرہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہیں کریں گے اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائیں گے: (۱) عادی شرابی، (۲) سود کھانے والا، (۳) ناحق یتیم کا مال اڑانے والا، (۴) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ (المستدرک)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نبوی میں سخت وعید آئی ہے:

"الربا ثلاث وسبعون بابا، یسرھا مثل ان ینکح الرجل امّہ۔" (المستدرک)

ترجمہ: "سود کے وبال تہتر قسم کے ہیں، ان خرابیوں میں سے ادنیٰ اور کمتر قسم ایسی ہے، جیسے کوئی شخص (معاذ اللہ) اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"الدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عند اللّٰہ من ثلاثۃ وثلاثین زنیۃ یزنیھا فی الاسلام۔" (ایضاً)

ترجمہ: "ایک درہم کوئی سود سے حاصل کرے، اللہ کے نزدیک مسلمان ہونے کے باوجود ۳۳ بار زنا کرنے سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔"

دوسری روایت میں وارد ہوا:

"الربا اثنان وسبعون حوبا، اصغرها حوبا کمن تیٰ امه فی الاسلام، ودرهم من الربا اشد من بضع وثلاثین زنیة۔"

(شعب الایمان للبیہقی)

ترجمہ: "سود کے بہتر گناہ ہیں، ان میں سب سے چھوٹا گناہ اس شخص کے گناہ کے برابر ہے، جو مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے اور ایک درہم سود کا گناہ کچھ اوپر ۳۰ زنا سے زیادہ بدتر ہے۔"

حضرت حنظلہ (شہید اسلام، جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا) کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

"درهم ربا یاکله الرجل وهو یعلم اشد من ستة وثلاثین زنیة۔"

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

ترجمہ: "سود کا ایک درہم جسے کوئی جانتے ہوئے استعمال کرلے ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "شبِ معراج میں جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اوپر کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اچانک گرج، بجلی اور کڑک محسوس کی، پھر ایک ایسی قوم پر میرا گزر ہوا جن کے پیٹ بڑے بڑے مکانوں جیسے تھے، جن میں سانپ بھرے ہوئے تھے، جو باہر صاف طور سے نظر آرہے تھے، میں نے جبرئیل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ سودخور لوگ ہیں۔" (ابن ماجہ، مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"ما ظاهر فی قوم الزنا والربا الا حلوا بنفسهم عذاب اللّٰہ۔"

(مجمع الزوائد)

ترجمہ: "جس قوم میں زنا اور سود پھیل گیا انہوں نے یقیناً اللہ کا عذاب اپنے اوپر اتار لیا۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

"ایا راد اللّٰہ بقوم هلاکا فشا فیهم الربا۔" (مسند الفردوس الدیلمی)

ترجمہ: "جب اللہ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ان میں سود پھیل جاتا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث میں انتہائی چشم کشا حقیقت کا بیان ہے:

"لیتین علی الناس زمان لا یبقیٰ منهم حد الا کل الربا، فمن لم یکل صابه من غباره۔" (ابن ماجہ)

ترجمہ: "ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا کہ کوئی بھی سود سے نہ بچ سکے گا اور کوئی شخص سود خوری سے بچ بھی گیا تو بھی سود کے دھویں اور غبار سے نہیں بچ سکے گا۔"

مذکورہ احادیث اور بہ طور خاص اس حدیث کے تناظر میں ہم اگر موجودہ صورتِ حال کا تجزیہ کریں تو واضح ہوتا ہے کہ محتاط اندازے کے مطابق اٹھانوے فیصد افراد سود کی لعنت میں گرفتار ہیں، پورا تجارتی نظام سود پر منحصر ہوچکا ہے، دو فی صد باتوفیق بندے ایسے ہیں جو سود خوری سے بچے ہوئے ہیں؛ لیکن سودی نظام کی زنجیر نے عالمی معیشت وتجارت کو اس طرح جکڑ رکھا ہے اور سماج میں سود اس طرح سرایت کرگیا ہے کہ ان باتوفیق اور حلال کاروبار کرنے والوں کا حلال مال بھی پورے طور پر سود کے دھویں اور غبار سے محفوظ اور بچا ہوا نہیں رہ جاتا۔

اب جب کہ دنیا سودی لعنت میں جکڑے ہوئے تجارتی ومعاشی نظام کا تجربہ کرچکی ہے اور اس کے اخلاقی، روحانی، تمدنی، اجتماعی اور معاشرتی نقصانات کا سامنا بھی کرچکی ہے اور اس کے نتیجہ میں بار بار مختلف شکلوں میں آنے والے قہرِ الٰہی سے بھی دوچار ہوچکی ہے، دنیا کے لئے سود سے بالکل پاک اسلامی نظامِ معیشت (جو تمام انسانی طبقات کے لئے سراپا رحمت وخیر ہی ہے) کو اپنانے کے سوا کوئی اور متبادل اور چارۂ کار باقی نہیں بچا ہے۔

سود کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی پوری ملت کے لئے انتہائی فکر انگیز ہے:

"ان من ربیٰ الربوا الاستطالة فی عرض المسلم بغیر حق۔"

(ابوداؤد، کتاب الآدب)

ترجمہ: "سب سے بڑا سود یہ بھی ہے کہ کوئی کسی مسلمان کی آبرو پر ناحق دست درازی کرے۔"

مزید ارشاد ہوا:

"ان ربیٰ الربا عرض الرجل المسلم۔" (المستدرک)

ترجمہ: "بلاشبہ بدترین سود کسی مسلمان کی آبروریزی ہے۔"

واضح ہو کہ کسی مسلمان کی عزت وآبرو سے کھلواڑ، بے جا تہمت طرازی، ناحق دست درازی اسی سود کا ایک حصہ ہے جس کو ماں کے ساتھ زنا سے بدتر اور خدا کے غضب وعذاب کا موجب بتایا گیا ہے۔

**بے حیائی کا سیلابِ بلاخیز:**

بے حیائی، بے پردگی اور بدکاری کی لعنت اللہ کے قہر وعذاب کو دعوت دیتی ہے، شریعت نے حیا اور پردے کا انتہائی معقول نظام انسانیت کو دیا ہے اور ہر وہ سوراخ بند کردیا ہے، جہاں سے بے حیائی کے جرثومے ابھر کر آسکتے ہوں، قرآن نے زنا کو صاف الفاظ میں بے حیائی کا عمل، ناپسندیدہ اور برا چلن بتا کر اس کے قبح شرعی، قبح عقلی اور قبح عرفی کا ذکر کیا ہے۔ (النساء/۲۲) اور اسے بے حیائی کا کام اور بری راہ قرار دے کر اس کے قریب تک جانے سے منع کردیا ہے۔ (الاسراء/۳۲) اس طرح بے حیائی، بے پردگی اور فحاشی کے تمام قولی، فعلی، تقریری وتحریری، لباسی وتصویری مظاہروں پر کڑی بندش عائد کردی ہے۔

اس وقت پوری دنیا میں فحاشی کا جو سیلاب بلاخیز آیا اور چھایا ہوا ہے، وہ قربِ قیامت کی علامت ہے جس کی پیش گوئی احادیث میں جابجا فرمائی گئی ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ایسی عورتیں کثرت سے ہوں گی جو بہ ظاہر لباس میں ہوں گی؛ مگر لباس اتنا باریک ہوگا اور اس سے جسمانی خدوخال اس درجہ نمایاں ہوں گے کہ درحقیقت وہ برہنہ ہوں گی، وہ خود مردوں کی طرف مائل ہوں گی اور مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی، ایسی عورتیں جنت کی خوشبو سے بھی مرحوم کردی جائیں گی۔ (مسلم شریف)

بے حیائی کے اس طوفان کے تین اسباب بالکل نمایاں ہیں:

(۱) نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی میں بے انتہا تاخیر (اس کے اسباب کچھ بھی ہوں)۔

(۲) مخلوط نظامِ تعلیم ومعاشرت۔

(۳) موبائل اور ٹی وی اور نیٹ کے ذریعہ فحاشی کا فروغ۔

زنا اور عریانیت میں مبتلا سماج پر احادیث کے مطابق عذابِ الٰہی اور امراض وآفات کا نزول ہوکر رہتا ہے، ان آفات سے حفاظت کی تدبیر صرف یہ ہے کہ ملت کا ہر فرد خود بھی عفت مآب بنے اور اپنے گھر، خاندان اور سماج کو بے حیائی اور بے حجابی کی لعنت سے پاک کرنے کی مہم میں لگ جائے۔

**زکوٰۃ کے تعلق سے عمومی کوتاہی:**

اسلام کے ارکان میں نماز کے بعد دوسرا مقام ''زکوٰۃ'' کو حاصل ہے، قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر اور تاکید موجود ہے، یہ وہ فریضہ ہے جسے اسلام میں ستون وبنیاد کا درجہ دیا گیا ہے، کسی انسان کے صاحبِ ایمان ہونے کی شناخت کے لئے جو معیار قرآن نے طے کیا ہے، اس میں توحید ورسالت کے اقرار اور نماز کے بعد زکوٰۃ ہی کا ذکر ہے۔ (التوبہ) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کے لئے جو شرطیں متعین فرمائی ہیں، ان میں بھی زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ (الحج)

جو لوگ اس فرض کو ادا نہیں کرتے، ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب کی دھمکی قرآن وحدیث میں موجود ہے، دنیا میں بھی اس جرم کی نقد سزا کے طور پر بے برکتی، مال کا غلط مصارف میں ضیاع اور نقصان جیسی آفات مسلط کردی جاتی ہیں۔

ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے تحریر فرمایا ہے:

''زکوٰۃ وصدقات کی برکت سے مال کا بڑھنا اور ان کے روکنے کی نحوست سے مال کا گھٹنا ایک ایسی روشن حقیقت ہے جس سے کسی منصف مزاج کافر کو بھی مجال انکار نہیں؛ مگر افسوس رنگ وبو کی ظلمت نے آج کے مسلمان کی نظر سے اس روشن اور چمکتی حقیقت کو بھی اوجھل کردیا، اس مسلمان معاشرے میں کتنے مسلمان ہیں جو فریضہ زکوٰۃ کے تارک ہیں، انہیں اپنے مال کا چالیسواں حصہ نکالنا گوارہ نہیں؛ مگر دوسری طرف یہ گوارہ ہے کہ امراض ناگہانی آفات وحوادث یا

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

ناجائز مصارف میں اس سے بھی دس گنا زائد مال نکل جائے۔

ذیل میں ایک دشمن اسلام انگریز کا واقعہ درج کیا جارہا ہے، شاید کسی غافل مسلمان کی چشم عبرت وا ہو۔

حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

’’میں نے اپنے بچپن میں اپنے والد صاحب سے اور دوسرے کئی لوگوں سے بھی یہ قصہ سنا کہ ضلع سہارنپور میں قصبہ بہٹ سے آگے انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں، جن میں ان انگریزوں کے کاروبار ہوتے تھے اور ان کے مسلمان ملازم کام کیا کرتے تھے اور وہ انگریز دہلی کلکتہ وغیرہ بڑے شہروں میں رہتے تھے، کبھی کبھی معائنہ کے طور پر آ کر اپنے کاروبار کو دیکھ جاتے تھے، ایک مرتبہ اس جنگل میں آگ لگی جو کبھی کبھی مختلف وجوہ سے لگتی رہتی تھی اور وہاں کے باغات و جنگلات کو جلا دیتی تھی، ایک دفعہ اس جنگل میں آگ لگی اور قریب قریب ساری کوٹھیاں جل گئیں، ایک کوٹھی کا ملازم اپنے انگریز آقا کے پاس دہلی بھاگا ہوا گیا اور جا کر واقعہ سنایا کہ حضور! سب کوٹھیاں جل گئیں، آپ کی بھی جل گئی، وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا، نہایت اطمینان سے لکھتا رہا، اس نے التفات بھی نہیں کیا، ملازم نے دوبارہ زور سے کہا کہ حضور! سب جل گیا، اس نے دوسری دفعہ بھی لاپرواہی سے جواب دے دیا کہ میری کوٹھی نہیں جلی اور بے فکری سے لکھتا رہا، ملازم نے جب تیسری دفعہ کہا تو انگریز نے کہا کہ میں مسلمانوں کے طریقہ پر زکوٰۃ ادا کرتا ہوں؛ اس لئے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، وہ ملازم تو جواب دہی کے خوف کے مارے بھاگا ہوا گیا تھا کہ صاحب کہیں گے کہ ہمیں خبر بھی نہیں کی، وہ انگریز کی اس لاپرواہی سے جواب سن کر واپس آ گیا، آ کر دیکھا تو واقعی سب کوٹھیاں جل چکی تھیں؛ مگر انگریز کی کوٹھی باقی تھی۔‘‘

**فائدہ:** ...... اللہ تعالیٰ کی شان کہ اسلامی احکام پر عمل کر کے غیر مسلم تو فائدہ اٹھائیں اور ہم لوگ زکوٰۃ ادا نہ کر کے اپنے مالوں کو نقصان پہنچائیں، کہیں چوری ہو جائے، کہیں ڈاکہ پڑ جائے، کہیں کوئی آفت مسلط ہو جائے۔ (سود خور سے اللہ اور اس کے رسول کا اعلان جنگ، بحوالہ آپ بیتی)

اس سے آگے بڑھ کر دیکھا جائے، اگر اجتماعی طور پر کسی معاشرے یا خطے میں زکوٰۃ کا اہتمام ختم ہونے لگتا ہے، لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں، یا پائی پائی کے مطلوب حساب کے بجائے تخمینی طور پر زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں، تو ان کوتاہیوں کا وبال اجتماعی وبال و آفت (مثلاً قحط سالی و دیگر حادثات) کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، آج یہی صورتِ حال سامنے ہے، احادیث کی صراحت کے مطابق ایک دور ایسا آئے گا کہ زکوٰۃ کو تاوان اور بوجھ سمجھا جائے گا، آج کا منظر نامہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔

ہمیں زکوٰۃ کے تعلق سے عمومی کوتاہی کے اس پہلو کو ضرور پیش نظر رکھ کر اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور پوری ملت کا یہ مجموعی مزاج بننا چاہئے کہ ہر صاحبِ نصاب شریعت کے اصول کے مطابق مکمل حساب کے بعد زکوٰۃ کی رقم نکالے اور واقعی مستحقین تک اسے پہنچائے۔

حاصل یہ ہے کہ اجتماعی عذاب کا باعث بننے والی مذکورہ تینوں چیزوں: (۱) سود خوری کی وبائے عام، (۲) بدکاری اور بے حیائی کا سیلاب بلاخیز، (۳) زکوٰۃ کے تعلق سے عمومی کوتاہی سے امت کا ہر فرد بہ صدق قلب تائب ہو اور مستقبل میں کبھی ان لعنتوں کے قریب نہ جانے کا پختہ عہد کرے، قرآنی بیان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آفتوں سے حفاظت نیکوکاروں ہی کے قریب ہوتی ہے۔

☆☆......................☆☆

## حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکلنے میں بھی رحمت ہی ہے

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کا (جنت سے) نکلنا واقع میں بھی رحمت ہے، کیونکہ اگر آپ نہ نکلتے اور ان کی اولاد ہوتی تو اولاد میں سے ضرور ایسے ہوتے کہ وہ نکلتے اس لئے کہ جب آدم علیہ السلام ہی سے اس کے کھانے سے صبر نہ ہوا تو اولاد سے بطریق اولیٰ نہ ہوتا پھر اگر اولاد میں سے نکلتے تو ایسی حالت میں نکلتے کہ جنت بھری ہوئی ہوتی وہ نکلنے والا کسی کا باپ ہوتا، کسی کا بیٹا ہوتا، کسی کی ماں ہوتی تو اس کے نکلنے سے ایک کہرام مچ جاتا اور جنت جنت نہ رہتی بلکہ زحمت ہو جاتی حق تعالیٰ کی عجیب رحمت ہے کہ آدم علیہ السلام کو یہاں بھیج دیا اور اولاد کو حکم ہوا کہ پاک ہو کر ہمارے پاس آویں، چنانچہ ارشاد گرامی کا ترجمہ ہے: ’’اور جو کوئی سنورے گا تو یہی ہے کہ سنورے گا اپنے فائدہ کو اور اللہ کی طرف ہے سب کو پھر جانا۔‘‘ پس جس نے ان اوامر کو سمجھ لیا اور شوائبِ نفس سے غسل کر کے پاک ہو گیا اور تقویٰ کا لباس پہنا وہ پھر جنت میں چلا جائے گا۔ (وعظ عمل الذرہ، ص:۶، وعظ النور: ۳۵)

# طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں

گزشتہ سے پیوستہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اپنے شیخ مولانا خواجہ خان محمدؒ سے ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ دل وجان سے دیدہ ودل فرش راہ رکھتے۔نہیں یاد کہ کبھی خالی ہاتھ اپنے شیخ کے پاس گئے ہوں، یہ منظر تو سب نے دیکھا ہوگا۔

راقم ایک نئی بات قارئین تک پہنچانا چاہتا ہے کہ ایک بار برطانیہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں مولانا طوفانی صاحب کو رقم کی ضرورت پیش آ گئی۔ بلاتوقف حضرت خواجہ صاحب قبلہ کے سامنے ہاتھ بڑھا دیئے کہ حضرت! مجھے پیسے چاہئیں۔ ایسے مانگا، جیسے باپ سے بیٹا مانگتا ہے۔ مانگنے کی دیر شاید ہوئی ہو، ادھر دینے میں پل جھپکنے کی بھی دیر نہ ہوئی۔فقیر نے مارے تعجب کے طوفانی صاحب کی طرف دیکھا تو فرمایا کہ آپ حضرت خواجہ اور میرے درمیان اپنی سوچوں کو کیوں دخیل کرتے ہو، اپنی جگہ پر رہو۔ یارب یہ بھی دیکھا اور خوب دیکھا۔

چناب نگر مسلم کالونی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی ۱۹۸۲ء میں داغ بیل ڈالی گئی۔ حضرت طوفانی ۱۹۸۴ء میں مجلس میں آئے۔ مجلس میں آنے کے بعد آپ ہمیشہ سرگودھا سے بھرپور قافلہ کے ساتھ شریک کانفرنس ہوئے۔ کانفرنس کی دعوت، انتظامات کے لئے ہمہ تن حاضر باش رہتے۔ کارکنوں کا ایک بھرپور گروپ کانفرنس اور سیکورٹی انتظامات کے لئے مہیا کرتے۔ آپ کانفرنس سے ایک روز پہلے تشریف لاتے اور کانفرنس کے اختتام کے بعد تشریف لے جاتے۔ ایک بار جماعت اسلامی کے امیر جناب قاضی حسین احمد صاحب کی آمد پر بعض فسادیوں نے شوروشر کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے سیکورٹی کے رفقاء کے ساتھ مل کر خود موقع سے بعض شرپسندوں کو تحویل میں لیا، ان سے تفتیش کی۔ جس جس فسادی کی نشان دہی ہوتی، وہ جہاں ہوتا بڑی رازداری کے ساتھ رات گئے تک ان تمام بدنصیبوں کو تحویل میں لینا شروع کیا۔ صبح کی اذانوں تک عمل ایسے مکمل کرلیا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔ پھر باری باری ایک ایک کو ایسا تنبیہی عبرتناک سبق پڑھایا کہ اس کے بعد انہوں نے اپنی آنے والی نسلوں کو بھی پڑھا سبق یاد کرایا کہ آج تک دوبارہ کسی کو دم زدن کی گنجائش نہ رہی۔ اس دن مولانا محمد اکرم طوفانی کا جلال عروج پر تھا۔ فسادیوں کو سراپا مؤدب بنا کر چھوڑا۔ ان کی ساری بدمعاشی کی اصلاح کیا کی کہ ان کو شرافت کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔ اس سازش کے جتنے کردار تھے، سب اپنے اپنے عبرتناک اور رسواء کن انجام سے دوچار ہوئے اور حضرت طوفانی صاحب کو حق تعالیٰ نے ایسے سرخرو کیا کہ ان کی دھاک بٹھا دی۔ یہ اقدام حق وسچ شرافت واخلاص کی فتح کے مترادف تھا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کو سرگودھا شہر میں حق تعالیٰ نے کافی تعداد میں مساجد کی تعمیر کرنے کی توفیق سے نوازا۔ جہاں حکومتی، سرکاری یا علاقہ کی طرف سے جائز اور قانونی جگہ پر مسجد کی تعمیر میں کوئی رکاوٹ بنتا آپ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سروقد ہوجاتے۔ اتنی سرعت سے مال وجان لگا کر مسجد کی تعمیر کو مکمل کراتے کہ ریکارڈ قائم کر دیتے۔ مسجد بنائی ساتھیوں کے سپرد کی، خود ہاتھ جھاڑا اور دفتر آ کر بیٹھ گئے۔ یہ تمام مساجد آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور زادآخرت ہیں۔ نہیں یاد کہ کوئی غریب، امیر پریشان حال، تھانہ وپولیس کا ڈسا ہوا آئے اور آپ اس کی مدد اپنے اوپر فرض جان کر نہ کریں، جس حالت میں ہوتے غریب اور ضرورت مند کی مدد کے لئے تیار ہوجاتے۔

کرونا کے زمانہ میں بے روزگاری عام ہوگئی تو آپ غریبوں کی مدد کے لئے تیز ہوا سے زیادہ تیزی کے ساتھ سراپا سخاوت ہوگئے۔ ہر آنے والے کی اشیاء خوردونوش یا نقدی سے مدد کرتے۔ جو آتا اسے خالی واپس نہ لوٹاتے۔ مولانا خود فقیر تھے لیکن دل اللہ تعالیٰ نے انہیں بادشاہوں والا دیا تھا۔ ان کے علاقہ میں یا

جہاں اطلاع ملے کہ کسی مسلمان کے ساتھ کسی قادیانی نے زیادتی کی ہے، مسلمانوں کی مالی، جانی اور قانونی مدد کے لئے بے قرار ہو جاتے، موقع پر پہنچتے۔ ان مظلوموں کے آنسو پونچھتے اورانہیں سراپا مسرت بنا دیتے۔ اگر کہیں قادیانی زیادتی کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کو ابتلاء پیش آتا، ان کے گھر کی دیکھ بھال کے لئے مجلس کو متوجہ کرتے۔ دوستوں کو تیار کرتے۔ آپ کی یہ وہ خوبیاں تھیں جن کے باعث حق تعالیٰ نے آپ کو سراپا ہر دل عزیز بنا دیا۔ انہی خوبیوں کے باعث ساٹھ سالہ ریاضت نے مولانا طوفانی کو سرگودھا کے ہیرو، نڈر عالم دین، بزرگ رہنما کے طور پر تاریخ کا درخشاں اور یادگار باب بنا دیا تھا۔ مولانا طوفانی نے چناب نگر میں قادیانی ہسپتال کے ذریعہ قادیانیت کی ترویج کا سنا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ’’خاتم النّبیین میڈیکل ہارٹ سینٹر‘‘ سرگودھا میں بنانے کے لئے عزم بالجزم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ دوست روکتے کہ یہ آپ کے بس کی بات نہیں۔ اکیلے اس مرد آہن نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سہارے کروڑوں کی لاگت سے اتنی جلدی تعمیر سے لے کر مشینری، ڈاکٹر تک ہسپتال کو چالو کر دیا کہ ہر شخص اس قلندر کے اخلاص پر ششدر رہ گیا۔ جو کام کئی حضرات مل کر اتنی تیزی سے مکمل نہ کر پاتے، وہ اس درویش منش فقیر فاقہ مست نے مکمل کر دکھایا کہ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ان کو مقدر کے ایسے دھنی بنایا تھا کہ ان کا الٹا بھی سیدھا ہو جاتا تھا۔

رمضان المبارک کے احترام کے لئے روزہ اور بڑھاپے کے باوجود سراپا سعی مشکور بن جاتے۔ پورے شہر کے ہوٹل بند کراتے۔ پولیس کو ناگوار گزرتا، ان پر پولیس نے گاڑی چڑھا کر ان کے ٹخنے کو ہمیشہ کے لئے روگی کر دیا۔ لیکن نہ تمنائے صلہ، نہ آرزوئے ستائش، تمام تر حالات کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ مگر احترام شعائر اللہ کو سربلند و سرفراز کر دیا۔ زندگی بھر نوجوانوں کی عقیدہ ختم نبوت کے لئے ذہن سازی کرتے رہے۔ شبان ختم نبوت کے نام پر نوجوانوں کی تنظیم سازی شروع کی، مگر جب دیکھا کہ وہ نہ حساب کتاب دیتے ہیں، نہ شوریٰ، نہ مشاورت، جس کا جہاں ہاتھ پڑا چل سو چل، تو فوراً اس تنظیم کے ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اپنی غلطی کے اعتراف میں دیر نہیں لگائی کہ نہیں بھائی جس نے کام کرنا ہے طریقے، سلیقے، امانت اور دیانت کے ساتھ چلے۔ عالمی مجلس کے علاوہ کسی اور پلیٹ فارم سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ جتنی جلدی انہوں نے اپنے ہاتھوں اس دراڑ کو پُر کیا، یہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ چنانچہ خود سرگودھا میں انہوں نے اپنے ہی نوجوانوں کو مجلس کے پلیٹ فارم سے متحرک رکھا۔ فرماتے تھے کہ: ’’جس کی لگام نہ ہو اس سواری سے میری توبہ ہے۔‘‘ آپ کی انہیں دیانت دارانہ اور صاف و شفاف معاملات، خدا ترسی، حق گوئی، بے باکی ایسی خوبیوں کو نوجوان دیکھتے کہ کتنی اجلی سیرت کا انسان دنیاوی مال و زر کی کساوتوں سے صاف دامن ہے، کروڑوں آئے مگر اپنی مقدور بھر محنت سے ایک پیسہ ادھر ادھر نہیں ہونے دیا۔ جب جنازہ اٹھا تو مجلس کے دفتر سے، سرگودھا یا اپنے آبائی گاؤں میں ایک مرلہ ان کا ذاتی نہیں تھا۔ آبائی گاؤں میں چند کمروں پر مشتمل رہائش اہلیہ اور نواسوں کے لئے چھوڑے۔ خود ہاتھ جھاڑے صاف ستھری باوقار شان کے ساتھ رب کے حضور چل دیئے۔ تب ہی تو والہانہ دوستوں کو دھاڑیں مار کر روتے دنیا نے دیکھا۔ نوجوان اولاد اپنے والدین کے جنازوں پر کیا غم کرتی ہوگی جو غریب الدیار کے جنازہ پر نوجوانوں نے آہ وزاری اور آنسوؤں کی برسات کی شکل میں کیا۔

ان کے سوگ میں پورا شہر صبح سے نماز جنازہ کی ادائیگی تک بند رہا۔ جنازہ شہر میں جہاں سے گزرتا، منوں کے حساب سے سوگوار گل پاشی کرتے۔ پورا شہر جنازہ کے تعزیتی جلوس کی شکل میں ساتھ ساتھ رہا۔ منٹوں کا سفر کئی گھنٹوں میں طے ہوا۔ ’’بابا طوفانی زندہ باد‘‘، ’’طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں‘‘ کے نعروں نے تمام حاضرین کو رلا دیا۔ اتنی محبت اپنے رہنما سے اس دور میں یہ محض فضل ایزدی تھا اور بس۔ حدنگاہ تک خلق خدا نے جنازہ میں صفیں بنا کر شرکت کی۔ عیدگاہ سے زمزم چوک تک بھلے اندازہ تو کریں مسافت کی طوالت کا، سڑکیں، گلیاں، بازار چھتیں اٹی پڑی تھیں۔ واقف کاروں نے حلفیہ شہادتیں دے کر کہا کہ اس درویش منش فرشتہ خصلت عالم ربانی کا جنازہ سرگودھا کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ لیکن جنازہ کے امام مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے ’’اللہ اکبر‘‘ کہا تو یہ راز کھلی حقیقت کے طور پر آنکھوں کے سامنے آ کھڑا ہوا کہ ’’اللہ ہی سب سے بڑا‘‘ ہے۔ لقد صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم!

☆☆......☆......☆......☆☆

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور موجودہ عیسائیت

مولانا قیصر قاسمی

قرآن پاک اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتب وانبیاء کی تصدیق کرتا ہے؛ بلکہ قرآن مجید میں ان کی تعلیمات کا ذکر بھی کیا گیا ہے، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے،عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے کتاب انجیل نازل کی گئی تھی، جس میں بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھی۔

قرآن کریم میں بھی عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے، ذیل میں ہم قرآن شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور موجودہ انجیل میں ان کی تعلیمات کا مختصر جائزہ لیں گے، جس سے یہ واضح ہوسکے گا کہ ان کی اصل تعلیمات کیا تھیں اور موجودہ عیسائیت کس طریقے پر چل رہی ہے،عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ گرچہ بڑا مختصر تھا؛ مگرانہوں نے اس مختصر عرصے میں تعلیمات کے وہ نقوش چھوڑے جو ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان عظیم الشان اولوالعزم انبیاء کرام میں سے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے بہ طور خاص کیا ہے اور جن کی تعلیمات کا بار بار حوالہ دیا ہے، قرآن مجید ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت ورفعت کو اجاگر کرتا ہے؛ تاکہ ان کے متعلق یہودیوں کی پھیلائی ہوئی بدگمانیوں کا قلع قمع ہو اور دوسری طرف ان لوگوں کی شدید مذمت کرتا ہے جنھوں نے ان کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیا۔ اس کے برخلاف قرآن مجید سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صاف ستھری تعلیمات کا بار بار حوالہ دیتا ہے، جن سے عقیدۂ توحید و رسالت اور آخرت کی بخوبی وضاحت ہوتی ہے،کلام پاک نے متعدد مقامات پرعیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کیا تعلیم دی تھی۔

خداوند قدوس کا ارشاد ہے:

”وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِن دُونِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ۔“ (سورۃ المائدۃ:۱۱۶)

ترجمہ:”اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ جل شانہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو تم معبود بنالینا؟ وہ جواب دیں گے کہ تیری ذات پاک ہے، مجھے جس بات کے کہنے کا حق نہ تھا میں کیسے کہہ دیتا؟ اگر میں نے کہا ہو تو تو خوب اچھی طرح جانتا ہے، میرے دل کی باتیں تجھ پر بخوبی روشن ہیں، ہاں تیرے جی میں جو ہے وہ مجھ سے مخفی ہے، تو تو تمام ترغیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔“

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”جن لوگوں نے مسیح پرستی یا مریم پرستی کی تھی ان کی موجودگی میں قیامت کے دن اللہ جل شانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کرے گا کہ کیا تم ان لوگوں سے اپنی اور والدہ کی پوجا پاٹ کرنے کو کہہ آئے تھے؟ اس سوال کا مقصد نصرانیوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور ان پر غصے ہونا ہے؛ تاکہ وہ تمام لوگوں کے سامنے شرمندہ اور ذلیل وخوار ہوں۔“ (ابن کثیر،ج:۲،ص:۱۴۳)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کو نقل فرمایا ہے کہ:

”إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ“ (آل عمران:۵۱)

ترجمہ:”بلا شبہ اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔“

ان آیات کریمہ سے صاف طور سے معلوم

ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ بھی بعینہ وہی تھی جو دوسرے تمام انبیاء کرام کی تھی، مثلاً پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک ہے؛ لہٰذا وہی اکیلا عبادت کے لائق وفائق ہے، اس لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ الوہیت مسیح غلط قرار پاتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے نمائندہ کی حیثیت سے نبی کی اطاعت کی جائے اور ہر نبی کی دعوت یہی رہی ہے، حلت وحرمت اور جواز وعدم جواز کے اختیارات کا مالک صرف خداوند تعالیٰ ہے، لہٰذا جو باتیں تم نے خود اپنے اوپر حرام قرار دے رکھی ہیں میں اللہ کے حکم سے انھیں حلال قرار دے کر تمہیں ایسی ناجائز پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، نیز آپ نے اللہ کے حکم سے یہودیوں پر ہفتہ کے دن کی پابندیوں میں بہت حد تک تخفیف کردی؛ مگر یہودیوں کی اصلاح نہ ہوسکی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی میں آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔

درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خاتم الانبیاء امام الرسل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے مشن میں کوئی زیادہ خاص فرق نہیں ہے؛ بلکہ سبھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اصول میں متفق ہیں؛ لیکن فروعات میں کچھ مختلف ہیں۔

افسوس ہے کہ موجودہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مشن کو اس وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا گیا جس طرح قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے، تاہم منتشر طور پر اشارات کی شکل میں وہ بنیادی نکات ہمیں اس کے اندر ملتے ہیں، مثلاً یہ بات کہ مسیح صرف اللہ کی بندگی کے قائل تھے، ان کے ارشادات سے صاف ظاہر ہوتا ہے:

”تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔“ (بائبل متی:۱:۴۱)

اور صرف یہی نہیں کہ وہ اس کے قائل تھے؛ بلکہ ان کی ساری کوششوں کا مقصد یہ تھا کہ زمین پر خدا کے امر شرعی کی اسی طرح اطاعت ہو جس طرح آسمان پر اس کے امر تکوینی کی اطاعت ہو رہی ہے: ”تیری بادشاہی آئے، تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔“ (بائبل متی ۶/۱۰)

اسی طرح ان کے متعدد اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے آپ کو نبی اور آسمانی بادشاہت کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کرتے تھے اور اسی حیثیت سے لوگوں کو اپنی اطاعت کی طرف دعوت دیتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا صاف ارشاد ہے:

”لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصَارٍ۔“

(المائدۃ:۷۲)

ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ کافر ہوگئے جن کا قول ہے کہ مسیح بن مریم ہی اللہ ہے؛ حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو، جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، اللہ اس پر قطعاً جنت حرام کردیتا ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے، گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔“

قرآن کریم وبائبل کے مندرجہ بالا آیات کریمہ سے ایسی تمام باتوں کی جامع تردید ہو جاتی ہے، جو لوگوں نے پیغمبروں کی طرف منسوب کرکے اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کرلی ہیں، جن کی رو سے کوئی پیغمبر یا فرشتہ معبود قرار پاتا ہے، ان آیات میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کردیا گیا ہے کہ گو ایسی تعلیم جو اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی سکھاتی اور بندے کو خدا کے مقام تک لے جاتی ہو وہ ہرگز کسی پیغمبر کی تعلیم نہیں ہوسکتی اور جہاں کسی مذہبی کتاب میں کوئی ایسی بات ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ گمراہ کن عقیدہ لوگوں کی تحریفات کا نتیجہ ہے۔

☆☆......................☆☆

سوسال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

# خوش نصیب باپ کا خوش نصیب بیٹا

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

ایک دلیر اور بہادر عالم دین چلا گیا جو اپنے کردار اور اقوال وافعال میں اپنا کا کوئی ثانی نہیں رکھتا تھا۔ وہ ہمارے مہربان تھے۔ ہمارے تحریری کام کے بڑے قدردان تھے۔ ان میں سے دو حضرات دار عقبیٰ میں چلے گئے ہیں، ایک شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہو گئے، میری مراد ماہنامہ بینات کراچی کے مدیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ ہیں وہ بھی علم وفضل کے عظیم پہاڑ تھے۔ قصہ یوں پیش آیا کہ جب میں نے مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ پر پانچ سو بارہ صفحات پر مشتمل ان کی سوانح عمری شائع کی تو یہ دلیر عالم دین ڈالمیا کراچی میں رہتے تھے۔

ہمارے ہاں ملاقات کے لئے آئے اور مبارک باد دی کہ حضرت مولانا ہزارویؒ پر ابھی تک کسی نے کام نہیں کیا، میں اس کتاب کی مبارک باد دینے آیا ہوں اور کہا کہ میں کراچی کے رسائل اور اخبارات میں تبصرہ بھی کراؤں گا۔ آپ ایک ایک کتاب ہر ادارہ کے لئے دے دیں۔

میں نے عرض کیا کہ تبصرہ کے لئے دو کتابیں دینا ہوتی ہیں اور آپ ایک کا فرما رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کراچی ہی میں رہتا ہوں، میں ایک کتاب سے تبصرہ کراؤں گا۔ چنانچہ ماہنامہ بینات، ماہنامہ الفاروق اور روزنامہ جنگ کراچی میں تبصرہ کے لئے کتابیں لے گئے۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کو تبصرہ کے لئے کتاب دی، مگر ان سے کوئی آدمی کتاب لے گیا اور واپس نہ کی۔ میرے یہ مہربان ان کے پاس گئے اور کہا کہ کتاب پر تبصرہ نہیں ہوا؟ مولانا جلال پوریؒ نے کہا کہ کتاب کوئی لے گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ''حضرت! کتاب آپ خود خرید لیں اور تبصرہ کریں۔ میں نے کتاب آپ کو دے دی تھی۔'' حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ نے خود کراچی کے مکتبہ سے کتاب خریدی اور ماہنامہ بینات میں تبصرہ کیا۔

> آپ نے جمعیت علماء اسلام برطانیہ میں شمولیت اختیار کی علم وفکر کے بے مثال انسان تھے

یہ بہادر عالم دین وہ تبصرہ والا رسالہ بھی لائے اور فرمایا: روزنامہ جنگ کراچی میں بھی تبصرہ ہوگا ان شاء اللہ۔ آپ ۱۹۵۴ء میں ضلع مانسہرہ کے گاؤں اچھڑیاں میں مولانا محمد معین مرحوم کے گھر میں پیدا ہوئے۔

آپؒ مدرسہ عربیہ سراج العلوم جبوڑی، جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، خضرو وغیرہ میں پڑھتے رہے۔ جامعہ فاروقیہ کراچی سے سندِ فراغت حاصل کی، کچھ عرصہ کراچی ڈالمیا میں امام وخطیب رہے، پھر برطانیہ چلے گئے، وہاں ایسے گئے کہ وہاں کے ہوکر رہ گئے۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام برطانیہ میں شمولیت اختیار کی۔ علم وفکر کے بے مثال انسان تھے۔ ۲۰/مارچ ۲۰۲۱ء کو رات کے وقت وصال فرما گئے، ۳ بجے جنازہ اچھڑیاں میں ہوا۔ حضرت مولانا محمد امین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے، مرحوم کی زندگی مشعل راہ ہے۔

کیا آپ کے ذہن میں آیا کہ میرے ممدوح کون مردِ قلندر ہو سکتے ہیں؟ جی ہاں! یہ مولانا شمس الحق مشتاق صاحبؒ ہیں، جن کے نام کے ساتھ اب رحمۃ اللہ لکھا جا رہا ہے۔ میں ان کے گھر تعزیت کے لئے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوا تو حضرت مرحوم کی یادوں کا تذکرہ کافی دیر ہوتا رہا۔ یاد رہے کہ آپ کے والد محترم کا وصال مدینہ پاک میں ہوا۔ وہاں ہی تدفین ہوئی۔ خوش نصیب باپ کا خوش نصیب بیٹا بھی چلا گیا۔ وہ سواتی برادری کے چشم وچراغ تھے۔ ان کی تعزیت کے لئے ان کے گھر اچھڑیاں حاضری ہوئی اور دعائے مغفرت کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

# مقصودِ کونین محمد ﷺ مطلوبِ دارین محمد ﷺ

عائشہ صدیقی

امام المرسلین، خاتم النبیین سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ بہت بلند اور عالیشان ہے۔ ان کے مرتبے کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ ان کی عظمت ورفعت کا یہ عالم ہے کہ چہار دانگ عالم میں رب العالمین کے ساتھ اس کے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جاری ہے اور یہ رب کریم کی اپنے محبوب کے ساتھ محبوبیت کی نشانی ہے کہ جہاں جہاں رب کا ذکر ہوگا وہاں وہاں حبیب رب العزت کا تذکرہ ہوگا۔ رب ذوالجلال نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت مقام ومرتبہ بتانے کے لئے قرآن میں فرمایا:

''ورفعنا لک ذکرک'' (القرآن)

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔''

اس آیت کی تفسیر میں امام بغویؒ لکھتے ہیں، کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: اے جبرائیل! ذرا بتا تو سہی، وہ بلندیاں کیا ہیں، جن سے میرے ذکر کو ہمکنار کیا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا حدیث شریف ہے کہ رب العالمین نے فرمایا ہے: ''اذا ذکرت'' ذکرت معی: ''جب جب میرا ذکر ہوگا، تب تب تیرا ذکر ہوگا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اعلیٰ اور بات بالا ہے، نبی کے اخلاق، کمالات اور معجزات بے مثال ہیں۔ نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ایک گہرا سمندر ہے۔ بڑے بڑے مفکر، خطیب، دانشور اس میں غوطہ زن ہوئے ہیں لیکن کوئی بھی موتی نکالنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ ایسا موتی جس سے سمندر کی لمعانیات کا احاطہ ہوسکے۔

سرور کائنات احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ایک ایسا جامع اور لاجواب موضوع ہے کہ کوئی زبان ایسی نہیں جس نے حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہ کی ہو۔ آپ کے حسن کو نہ بیان کیا ہو۔ آپ کی عظمتوں رفعتوں کو عاجزی وانکساری کے ساتھ قلم بند نہ کیا ہو۔

جس طرح لفظ ''اللہ'' مٹھاس سے بھرا ہے اسی طرح لفظ ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم بھی شیرینی سے بھرپور ہے۔ لفظ ''محمد'' کی شان تو دیکھئے اگر کوئی کہے کہ میں تعریف نہیں کرتا ''محمد'' کی.... لیکن لفظ ''محمد'' اس کی زبان سے ادا ہوگیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہوگئی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ''تعریفوں والا'' تعریف گویا لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی سے ہوگئی۔

یہ ذکر مصطفیٰ صرف ایک جگہ یا ایک گھڑی نہیں بلکہ ہر جگہ ہر گھڑی ہوتا چلا جارہا ہے شاعر نبی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو اس طرح بلند کیا ہے کہ اپنے نبی کے نام کو اپنے نام میں یوں ضم کرلیا کہ مؤذن، ایک دن میں پانچ وقت کی اذان دیتے ہوئے جب کہتا ہے اشہدان لا الہ الا اللّٰہ، تو ساتھ ہی کہتا ہے، اشہدان محمد رسول اللہ۔

سائنسی تحقیق کے مطابق بارش کبھی رکی نہیں۔ دنیا میں کسی نا کسی جگہ پر کسی خطے پر کسی گوشے میں باران رحمت کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ جس دن بارش برسنا رک گئی وہ دن اس کائنات کا آخری دن ہوگا.... لیکن ہمارا یہ ایمان ہے کہ رسول اکرم شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کہیں نا کہیں جاری ہے جس دن ایک بھی نبی کا نام لیوا نہ رہا وہ دن کائنات کا آخری دن ہوگا۔

دنیا میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو جب مل بیٹھتے ہیں تو آمنہ کے لال کا تذکرہ کرتے ہیں کبھی آقا کی اداؤں اور وفاؤں، کبھی خلوت وجلوت کا، کبھی معاملات وتجارت کا، کبھی معاشرت و معیشت کا، کبھی اخلاق وحسن جمال کا.... ہر زبان تعریف پیکر حسن جمال میں مصروف ہیں.... آقا اتنے حسین وجمیل کہ جو ایک مرتبہ دیکھ لے آپ کا دیوانہ بن جائے۔ کافر دیکھے تو کلمہ پڑھنے لگ جائے، حسن یوسف کا جب دیدار ہوا تو عورتوں نے فریفتہ ہوکر اپنی انگلیاں

کاٹ ڈالیں اور جنھوں نے میرے آقا کو دیکھا وہ تو تاجدار ختم نبوت کی اداؤں پر فدا ہوکر سارے کے سارے کٹ گئے۔ اور یہ مکرم ہستیاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر میں تو جمال محمد سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس چاند سے بھی نور افروز اور نور افزا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چودھویں رات کی چاندنی میں میں کبھی تو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھتا اور کبھی چاند کو مگر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور میری نظر میں اس چاند سے زیادہ حسین نظر آتا ہے۔ (مشکوۃ شریف)

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند پہ چھایاں میرے مدنی کا چہرہ صاف ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا یوں معلوم ہوتا تھا جیسا کہ سورج آپ کے چہرہ انور میں چل رہا ہو۔
(مشکوۃ شریف)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کی بھلا کوئی کیوں کر نہ تعریف کرے، جس کی تعریف میں رب سارے کا سارا قرآن اتار دے۔ تب بھی اس کی تعریف کا باب ختم نہ ہوسکے بلکہ پورے آب و تاب سے لوگوں کی زبانوں پر جاری رہے۔ صرف انسان ہی نہیں درخت بھی آپ کے حسن وادا پر واری گئے۔ آپ کے دیدار کو بے چین رہتے تھے۔ جیسے ہی آپ کا گزر ہوتا جھک جھک کر سلامی دیتے۔ وہ پتھر جو ابوجہل کی مٹھی میں بند پڑا اس کوشش میں کہ یہ جلد ہاتھ کھولے تو دیدار مصطفیٰ نصیب ہو۔ جھٹ سے "اشھدان لا الہ الا اللہ." کی گواہی دے کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی سعادت پا جائے۔

کیا انسان؟ کیا حیوان؟ ہر جگہ چرچے میرے نبی کے ہیں۔ چاہے زمانہ آدم علیہ السلام کا ہو یا عیسیٰ علیہ السلام کا دور ہو۔ آسمانی کتاب تورات یا زبور ہو انجیل یا قرآن مجید ہو۔ آقا کے چرچے ہر جگہ، ہر سمت قریہ قریہ، بستی بستی، گلی گلی، نگر نگر میرے نبی کے عشاق عشق و مستی میں رقص کرتے نظر آئیں گے۔ آپ کے حسن کی ترجمانی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کی فرماتے ہیں کہ:

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرء من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا، اور آپ سے زیادہ جمیل آج تک کسی عورت نے نہیں جنا، آپ ہر عیب سے محفوظ کئے گئے، گویا کہ جیسا آپ نے چاہا، اسی طرح آپ کو پیدا کیا گیا۔"

نبی الثقلین، امام الانبیاء، محسن اعظم، فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی وہ مبارک ہستی، جن کی کوئی مثال نہیں جن کی ہر ادا جان سے پیاری۔ جن کا کردار سب پر بھاری۔ جن کا حسن و جمال کہ رب العالمین نے نہ پہلے ان جیسا کوئی بنایا نہ ہی بنائیں گے۔ جس کی صفات اور ذات اتنی بابرکت ہے کہ کائنات کا کوئی شخص آپ کی تعریف کا حق ادا نہیں کرسکا۔

احمد مجتبیٰ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم خوبرو، خوبصورت کہ کائنات کی کسی آنکھ نے ایسی صفات والا انسان دیکھا ہی نہیں، اور آپ جیسا حسن و جمال کا پیکر، رعنائیوں کا مرکب، کائنات کی کوئی آنکھ کس طرح دیکھ سکتی ہے؟ قرآن مجید نے حسن نبی کو یوں بیان کیا.... آپ کے چندا روپ، سندر سے روپ کو "والضحیٰ" کہا.... سیاہ گھنی زلفوں کو "واللیل" فرمایا.... آپ کی خوبصورت اور سوہنی آنکھوں کو "مازاغ البصر وما طغیٰ" کہا.... آپ کے مبارک ہونٹوں کو "لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ" کہا.... آپ کے چہرہ انور کو وجہ اللہ کہا۔ آپ کے ہاتھ کو "ید اللہ" فرمایا۔ آپ کے سینے کو "الم نشرح لک صدرک" بتادیا۔ آپ کے عمدہ اخلاق کو "انک لعلیٰ خلق عظیم" بتایا۔ خوش خصال، صاحب جمال، صاحب کمال کہ اعلیٰ کمال کو پہنچے ہوئے اور حسن صفات کے اتمام کو پہنچے ہوئے نبی کی صفات کو "انا ارسلنک شاھداً، مبشراً، نذیراً، وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً" فرمایا۔ آقا کو نازوں میں کبھی مزمل، کبھی مدثر، کبھی طٰہٰ تو کبھی یٰسین کہہ کر پکارا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عربی شاعر نے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں چالیس ہزار اشعار لکھے اور یہ چالیس ہزار اشعار رسول کریم نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جس نے چالیس ہزار اشعار ایک انسان کی عظمت کے لئے لکھے ہوں اور آخر میں ایک بے مثال شعر کہا اور کمال کر دیا:

(باقی اگلے صفحہ پر)

## تبصرہ کتب

نام کتاب: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کی حسین یادیں

مؤلف: مولانا سیّد محمد زین العابدین زید مجدہ (فاضل جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی)

ضخامت: ۲۱۶ صفحات

اشاعت: اگست ۲۰۲۱ء

ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی

محدث العصر حضرت اقدس علامہ سیّد محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کے جانشین وتلمیذ رشید، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے پہلے طالب علم و فاضل اور شیخ الحدیث و مہتمم، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کی ذات والا صفات علم و عمل کے حسین امتزاج کا ایک نمونہ تھی۔ آپ جتنے بڑے عالم دین تھے، اتنے ہی بڑے باعمل مسلمان بھی تھے۔ آپ کی زندگی اعلیٰ انسانی اوصاف وصفات حمیدہ سے متصف تھی۔ آپ کو دیکھنے سننے والوں، بالخصوص آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والوں کے لئے آپ کی حیات سے سیکھنے کو بہت کچھ تھا اور اب بھی ہے۔ آپ پیکر علم نافع اور مجسم عمل صالح تھے۔ آپ نے قابل رشک زندگی گزاری اور اپنے بعد والوں کے لئے تابندہ نقوش چھوڑ گئے۔

مؤلف کتاب مولانا سیّد محمد زین العابدین زید مجدہ کو حضرت ڈاکٹر صاحبؒ سے نہ صرف شرف تلمذ حاصل ہے بلکہ وہ آپؒ سے خصوصی محبت وعقیدت اور ارادت وتعلق بھی رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حضرت ڈاکٹر صاحب نوراللہ مرقدہ کی زندگی ہی میں ان کے مضامین و مقالات جمع کرکے تین خوبصورت کتابیں ''اصلاحی گزارشات'' ''تحفظ مدارس اور علماء و طلبہ سے چند باتیں'' اور ''مشاہدات وتاثرات'' کے نام سے شائع کرادیں اور ان کے علوم وافکار کی ترویج کی ایک گونہ خدمت انجام دی۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے وصال (ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ، جون ۲۰۲۱ء) کے بعد موصوف نے اپنے عظیم المرتبت استاذ کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر قسط وار مضمون لکھنا شروع کیا تھا جو طوالت اختیار کرتا گیا تو انہیں اس مضمون کو کتابی شکل دینے کا خیال آیا۔ کتابی صورت میں ان حسین یادوں کو مزید مفید اور پُراثر بنانے کے لئے دیگر مختلف اہل علم وقلم کی تحریروں سے بھی استفادہ کیا گیا اور ان کے ناموں کے حوالوں کے ساتھ اہم اور ضروری اقتباسات لئے گئے، پھر ان پر عنوانات قائم کرکے حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی قابل تقلید حیات کو مؤلف نے پڑھنے والوں کے لئے درس موعظت و نصیحت بنادیا ہے۔ گویا اسے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر قدس اللہ سرہ کی سوانح کی ایک جھلک قرار دیا جاسکتا ہے، جس کی مختلف پرتیں حضرتؒ کے مختلف شاگردوں وعقیدت مندوں نے اپنے اپنے مشاہدوں کی روشنی میں کھولی ہیں۔ آخر میں حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی تقریباً تمام تالیفات و تصنیفات کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ نیز حضرتؒ کے رشحاتِ قلم کے عنوان کے تحت چند اہم مکتوبات اور وصیت نامے درج ہیں، جن کی سطر سطر سبق آموز ہے۔ حضرتؒ کی یاد میں مختلف شعراً کا منظوم کلام بھی شامل اشاعت ہے۔ تعزیتی پیغامات و تاثرات کے زیر عنوان عالم اسلام کی سیاسی و مذہبی اور ملّی وقومی شخصیات، حکومتی وسرکاری عہدیداروں اور بعض رسائل و جرائد کی جانب سے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کو پیش کیے گئے خراج تحسین مرتب کیے گئے ہیں۔ مؤلف کتاب نے ان تمام تر مفید معلومات کو ایک لڑی میں سلیقے سے پرو کے حسین یادوں کا گل دستہ سجایا ہے۔ یہ کتاب ایک عاشقِ زار شاگرد کی جانب سے اپنے محبوب استاذ کی خدمت میں خراجِ عقیدت ہے۔

(مولانا محمد قاسم، کراچی)

بقیہ: ...... مقصود کونین محمد، مطلوب دارین محمد ﷺ

تھکی ہے فکرِ رسا، مدح باقی ہے
اور قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا، مدح باقی ہے
اور ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے

رب کائنات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اتنا بلند کیا کہ دنیا کی کوئی طاقت کوئی قوت بھی مل کر روکنا چاہے تب بھی روک نہیں سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو ختم کرنے والے خود نیست ونابود ہوجاتے ہیں لیکن آپ کی عزت مآب پر حرف نہیں آسکتا۔ اللہ پاک ہم سب کو نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی دولت سے خوب مالا مال فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

29 واں سالانہ

# ختمِ نبوۃ کورس

ناموَر علماء و مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے

2022 5 مارچ تا 27 مارچ 2022

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت ولیِ کامل حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی نقشبندی مجددی صاحب حفظہ اللہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بمقام مدرسہ عربیہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے ✹ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی ✹ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔

✹ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ: منجانب شعبہ نشر و اشاعت — عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ: مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277 — مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670